بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

مشکوۃ

Monthly Mishkat

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان
Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

ایڈیٹر
نیاز احمد نائک
نائبین
تبریز احمد سلیچہ محمد کاشف خالد
منیجر
سید عبدالہادی
مجلس ادارت
اطہر احمد شمیم آر محمود عبداللہ
ریحان احمد شیخ اعجاز احمد میر
ڈیزائننگ
محمد کاشف خالد
دفتری امور
عبدالرب فاروقی مجاہد احمد سلیچہ
مقام اشاعت
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک ₹ 220
بیرون ملک $ 50
قیمت فی پرچہ ₹ 20

نگران: کے طارق احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح
کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

فہرست مضامین

متن پیشگوئی مصلح موعودؓ	10
حضرت مصلح موعودؓ کے حکمران وقت کے نام تبلیغی مکتوبات	11
مقام سیدنا محمود حضرت مولانا نور الدینؓ کی نظر میں	19
عشق رسول ﷺ اور سیدنا المصلح موعودؓ نظم و نثر کی روشنی میں	24
حضرت مصلح موعودؓ کی کچھ یادیں کچھ باتیں	29
جنگل کے بادشاہ سے ایک ملاقات	32

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے۔

ہوئے گو باغ عالم میں بہت شیریں ثمر پیدا نہیں ممکن کہ ہو محمود سا عالی گہر پیدا

اداریہ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ ایک نابغہ روزگار شخصیت کے حامل ہیں جنہوں نے دنیا کی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ آپؓ نے نہایت تحدی سے کہا کہ تاریخ دان لوگ جب تاریخ اسلامی رقم کرینگے تو میرا ذکر کرنے پر وہ مجبور ہونگے اور میرے ذکر کے بغیر ان کی تاریخ دھوری رہے گی۔ اس بیان میں نہ لفاظی ہے نہ تفاخر۔ یہ بیان مبنی بر حقیقت ہے جسکے موافق و مخالف دونوں یکساں طور پر گواہ ہیں۔ چنانچہ جماعت احرار کے لیڈر مولوی ظفر علی خان ایڈیٹر اخبار زمین دار نے احراریوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "احراریوں کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کرسکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے" یہ سچ ہے کہ آپ کسی دنیوی یونیورسٹی یا کسی مدرسہ سے فارغ التحصیل نہیں تھے بلکہ میٹرک فیل تھے اسکے باوجود خدائی وعدہ کے مطابق علوم ظاہرہ و باطنہ سے معمور تھے۔ آپ تلمیذ رحمٰن تھے۔ اور حضرت نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کی طرح قرآنی شریعت کے طالب علم ہونے کا امتیاز وافتخار حاصل کرتے ہوئے ببانگ دہل یہ اعلان فرمایا کہ کسی بھی علم کا ماہر ہو اور میرے سامنے قرآن کریم پر..." آپؓ نے اپنے 52 سالہ دور خلافت میں جماعتی ڈھانچے کو ہر لحاظ سے مضبوط اور مستحکم کیا۔ نظام خلافت کا استحکام اور نظام شوریٰ کا اجراء آپ کے کارہائے نمایاں میں سے ہیں۔ مشاورت کا نظام خلافت کے نظام کے بعد سب سے زیادہ مقدس اور اہمیت کا حامل نظام ہے۔ آج مسلمانوں کی زبوں حالی کی بنیادی وجہ نظام مشاورت اور نظام خلافت کا فقدان ہے۔ خلافت کا قیام نبوت کے بغیر ممکن نہیں اور مشاورت کا قیام خلافت کے بغیر ممکن نہیں۔ آج دنیا کے پردہ پر صرف جماعت احمدیہ کو ان دو مہتم بالشان نظاموں کی سرپرستی حاصل ہے۔ اسی وجہ سے جماعت احمدیہ باوجود مخالفت اور ناخوشگوار ماحول کے ترقیات کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ اور اسکے مخالفوں کے منصوبے اور مشورے بے کار اور اکارت جارہے ہیں کیونکہ ان کے مشورے اس شمع فروزاں کو بجھانے کے لئے ہیں جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے روشن کیا ہے۔ یہ شمع ان کے موہوم پھونکوں سے بجھ نہیں سکتی۔ اور نہ ہی ان کے مشورے اور منصوبے کامیاب اور کارگر ہوسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہی مخالفین کے بارے میں فرمایا کہ لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ۔ ان لوگوں کے مشوروں میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو خلافت احمدیہ سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھتے ہوئے نظام شوریٰ کے مقدس نظام کے تقاضوں کو ہمیشہ ملحوظ نظر رکھنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

(نیاز احمد)

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرٰهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ○ (البقرۃ 128-129)

ترجمہ: اور اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنادے اور ہماری ذریّت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار اُمّت (پیدا کر دے) اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جُھک جا یقیناً تُو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ (سورۃ الجمعہ: 3)

ترجمہ: وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَ يُوْلَدُ لَهُ (سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا مسیح جب نزول ہوں گے تو شادی کریں گے، ان کی اولاد ہوگی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتّٰى سَأَلَ ثَلَاثًا وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ (صحیح البخاری، کتاب تفسیر القرآن)

ترجمہ: حضرت ابوہرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرتؐ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اس کی آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ پڑھی جس کے معنی ہیں کہ "کچھ بعد میں آنے والے بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے" تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ حضورؐ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہی سوال دہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اُٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے (یعنی آخرین سے مراد ابنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود ہوں گے اور ان پر ایمان لانے والے صحابہؓ کا درجہ پائیں گے)

کلام الامام المهدی علیہ السلام

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّشانہ نے ہمارے نبی کریم رؤوف و رحیم محمد مصطفیٰ ﷺ کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتمّ ہے۔ کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دُعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے ... اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہ ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگر چہ بظاہر یہ نشان احیاء موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 114-115)

''صریح دلی انصاف ہر یک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخصّ آدمی کے تولد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالا تر ہے اور دُعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے، نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔'' (اشتہار 8/اپریل 1886، مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 117)

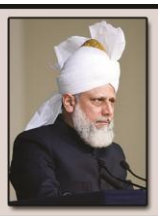

امام وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

'' جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ 20/فروری کا دن جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جانا جاتا ہے یہ ایک بڑی عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں حضرت مسیح موعودؑ کو ایک عظیم بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی جس کی بے شمار خصوصیات بیان کی گئیں۔ جس کی لمبی عمر پانے کی خبر بھی تھی اور حضرت مسیح موعودؑ کی قائم کردہ جماعت کی مصلح موعود کے دور میں غیر معمولی ترقیات کی پیشگوئی بھی تھی۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود کے 52 سالہ دور خلافت میں اس پیشگوئی کی تمام جزئیات لفظاً لفظاً پوری ہوئیں۔ ایک انصاف پسند کے لئے ایک روحانی لحاظ سے بینا آنکھ رکھنے والے کے لئے یہی ایک پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کو 1914ء میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کے منصب پر فائز فرمایا۔ حضرت مصلح موعودؓ میں پیشگوئی مصلح موعود کی تمام باتیں پوری ہوتی نظر آتی تھیں اس وقت بھی علمائے جماعت اور افراد جماعت کی اکثریت یہ سمجھتی تھی کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں لیکن حضرت مصلح موعود نے خود اس بات کا اعلان نہ کیا یہاں تک کہ 1944ء کا سال آیا۔ آپ نے اپنی ایک رؤیا کی بناء پر اعلان کیا کہ میں ہی مصلح موعود ہوں۔ یہ بھی فرمایا کہ میری طبیعت کے لحاظ سے یہ مجھ پر بڑا گراں گزرتا ہے بڑا بوجھ ہے کہ یہ اعلان کروں۔''

(الفضل انٹرنیشنل 19/اگست 2016 صفحہ 33 کالم 1تا2)

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 1/فروری 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ ،اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ۔ آپ بڑے دراز قد اور خوبصورت چہرے کے مالک تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دارارقم میں داخل ہونے سے قبل اسلام میں شامل ہو چکے تھے۔ ابتدائی ایمان لانے والوں میں سے تھے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے لکھا ہے کہ ابوحذیفہ بن عتبہ بنی امیہ میں سے تھے ان کے باپ کا نام عتبہ بن ربیعہ تھا سرداران قریش میں سے۔ حضرت ابوحذیفہ حبشہ کی طرف دونوں ہجرتوں میں شامل ہوئے تھے اور آپ کی بیوی حضرت سہلہ بنت سہیل نے بھی آپ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ جب مسلمانوں کی تکلیف انتہا کو پہنچ گئی اور قریش اپنی ایذاء رسانی میں ترقی کرتے گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا کہ وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں اور فرمایا کہ حبشہ کا بادشاہ عادل اور انصاف پسند ہے اس کی حکومت میں کسی پر ظلم نہیں ہوتا۔ جب مسلمانوں کی تکلیف انتہا کو پہنچ گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ جن جن سے ممکن ہو حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر رجب پانچ نبوی میں گیارہ مرد اور چارعورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی ان میں ابو حذیفہ بن عتبہ جن کا ذکر ہو رہا ہے یہ بھی تھے۔ جب یہ مہاجرین جنوب کی طرف سفر کرتے ہوئے شعیبہ پہنچے جو اس زمانے میں عرب کا ایک بندرگاہ تھا تو اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا کہ ان کو ایک تجارتی جہاز مل گیا جو حبشہ کی طرف روانہ ہونے کو بالکل تیار تھا چنانچہ یہ اس میں سوار ہو گئے۔ حبشہ پہنچ کر مسلمانوں کو نہایت امن کی زندگی نصیب ہوئی اور خدا خدا کر کے قریش کے مظالم سے چھٹکارا ملا۔ لیکن جیسا کہ بعض مؤرخین نے بیان کیا ہے ابھی ان مہاجرین کو حبشہ میں گئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ ایک اڑتی ہوئی افواہ ان تک پہنچی کہ تمام قریش مسلمان ہو گئے ہیں اور مکہ میں اب بالکل امن ہو گیا ہے۔ اس خبر کا یہ نتیجہ ہوا کہ اکثر مہاجرین بغیر سوچے سمجھے واپس آ گئے۔

لیکن جب وہ مکہ کے پاس پہنچے تو حقیقت پتا چلی جس پر بعض تو چھپ چھپ کر اور بعض کسی طاقتور صاحب اثر رئیس قریش کی حفاظت میں ہو کر مکہ میں آ گئے اور بعض واپس چلے گئے۔ بہرحال اللہ بہتر جانتا ہے۔ بہرحال اگر مہاجرین حبشہ واپس آئے بھی تھے تو ان میں سے اکثر پھر واپس چلے گئے اور چونکہ قریش دن بدن اپنی ایذاء رسانی میں ترقی کرتے جاتے تھے اور ان کے مظالم روز بروز بڑھ رہے تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر دوسرے مسلمانوں نے بھی خفیہ خفیہ ہجرت کی تیاری شروع کر دی اور موقع پا کر آہستہ آہستہ نکلتے گئے۔ یہ ہجرت کا سلسلہ ایسا شروع ہوا کہ بالآخر ان مہاجرین حبشہ کی تعداد ایک سو تک پہنچ گئی جن میں اٹھارہ عورتیں بھی تھیں اور مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت ہی تھوڑے لوگ مسلمان رہ گئے۔ اس ہجرت کو بعض مؤرخین ہجرت حبشہ ثانیہ کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔ بعد میں جب ہجرت

مدینہ کی اجازت ہوئی ہے تو ابو حذیفہ اور حضرت سالم جو آپ کے آزاد کردہ غلام تھے دونوں مدینہ ہجرت کر گئے ۔ہجرت انہوں نے مدینہ کی جہاں آپ دونوں حضرت عباد بن بشر کے ہاں قیام پذیر ہوئے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو حذیفہ اور حضرت عباد بن بشر کے درمیان عقد مؤاخات قائم فرمایا۔ حضرت ابوحذیفہ سریہ حضرت عبداللہ بن جحش میں بھی شامل تھے۔یہ سریہ جو عبداللہ بن جحش کا تھا اس کی تفصیل یہ ہے کہ مکہ کے ایک رئیس کرز بن جابر بن فہری نے قریش کے ایک دستہ کے ساتھ کمال ہوشیاری سے مدینہ کی چراگاہ پر جوشہر سے صرف تین میل پر تھی اچانک حملہ کیا اور مسلمانوں کے اونٹ وغیرہ لوٹ کر لے گیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ہوئی تو آپ فوراً زید بن حارثہ کو اپنے پیچھے امیر مقرر کر کے اور مہاجرین کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر اس کے تعاقب میں نکلے اور صفوان تک جو بدر کے پاس ایک جگہ ہے اس کا پیچھا کیا مگر وہ بچ کر نکل گیا۔اس غزوہ کو غزوہ بدر الاولیٰ بھی کہتے ہیں۔ کرز بن جابر کا یہ حملہ ایک معمولی بدویانہ غارت گری نہیں تھی بلکہ یقیناً وہ قریش کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف خاص ارادے سے آیا تھا بلکہ عین ممکن ہے کہ اس کی نیت خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو نقصان پہنچانے کی ہو مگر مسلمانوں کو ہوشیار پا کر ان کے اونٹوں پر ہاتھ صاف کرتا ہوا نکل گیا۔اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قریش مکہ نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ مدینہ پر چھاپے مار مار کر مسلمانوں کو تباہ و برباد کیا جائے۔کرز بن جابر کے اچانک حملے نے طبعاً مسلمانوں کو بہت زیادہ خوفزدہ کر دیا اور چونکہ رؤوسائے قریش کی یہ دھمکی پہلے سے موجود تھی کہ ہم مدینہ پر حملہ آور ہوں گے اور مسلمانوں کو تباہ و برباد کر دیں گےاس وجہ سے مسلمان سخت فکر مند ہوئے اور انہی خطرات کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ فرمایا کہ قریش کی حرکات و سکنات کا قریب سے ہو کر علم حاصل کیا جائے۔چنانچہ اس غرض کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ مہاجرین کی ایک پارٹی تیار کی اور مصلحتاً اس پارٹی میں ایسے آدمیوںکو رکھا جو قریش کے مختلف قبائل سے تعلق رکھتے تھے تا کہ قریش کے مخفی ارادوں کے متعلق خبر حاصل کرنے میں آسانی ہو اور پارٹی پر آپ نے اپنے پھوپھی زاد بھائی عبداللہ بن جحش کو امیر مقرر فرمایا۔اس میں یہ حذیفہ بن عتبہ بھی شامل تھے۔

مدینہ سے دودن کا سفر طے کر نے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق آٹھ افراد پر مشتمل یہ جماعت مکہ اور طائف کے درمیان واقع وادیٔ نخلہ کی طرف روانہ ہوئی راستہ میں سعد بن ابی وقاص اور عتبہ بن غزوان کا اونٹ گم گیا اور وہ اس کی تلاش کرتے کرتے اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گئے اور باوجود بہت تلاش کے انہیں نہ مل سکے اور اب یہ پارٹی صرف چھ آدمیوں پر رہ گئی۔مسلمانوں کی یہ چھوٹی سی جماعت نخلہ پہنچی اور اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔ ان میں سے بعض نے اخفائے راز کے خیال سے اپنے سر کے بال بھی منڈوا دیئے تا کہ راہ گیر وغیرہ جو گزرنے والے ہیں یہی سمجھیں کہ یہ لوگ بھی عمرے کے لئے جا رہے ہیں۔ ابھی ان کو وہاں پہنچے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ اچانک وہاں قریش کا ایک چھوٹا سا قافلہ بھی آ گیا جو طائف سے مکہ کی طرف جا رہا تھا اور ہر دو جماعتیں ایک دوسرے کے سامنے ہو گئیں ان کو پتا لگ گیا کہ یہ مسلمان ہیں انہوں نے ان سے جنگ کرنے کی ٹھان لی۔ مسلمانوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خفیہ خفیہ خبر رسانی کے لئے بھیجا تھا لیکن دوسری طرف قریش سے جنگ شروع ہو چکی تھی اور اب دونوں حریف ایک دوسرے کے سامنے تھے اور پھر طبعاً یہ اندیشہ بھی تھا کہ اب جو قریش کے اس قافلے والوں نے

مسلمانوں کو دیکھ لیا ہے تو اس خبر رسانی کا راز بھی مخفی نہ رہ سکے گا اور ایک دقت یہ بھی تھی کہ بعض مسلمانوں کو خیال تھا کہ شاید حرمت والے مہینے کا آخری ہے اور جس میں عرب کے قدیم دستور کے مطابق لڑائی نہیں ہونی چاہئے تھی دوسری طرف نخلے کی وادی بھی عین حرم کے علاقے کی حد پر واقع تھی۔ ان چھ مسلمانوں نے یہی فیصلہ کیا کہ قافلے پر حملہ کر کے یا تو قافلے والوں کو قید کر لیا جائے یا مار دیا جائے چنانچہ انہوں نے اللہ کا نام لے کر حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں کفار کا ایک آدمی جس کا نام عمرو بن الحضرمی تھا مارا گیا اور دو آدمی قید ہو گئے لیکن چوتھا آدمی بھاگ نکلا اور مسلمان اسے پکڑ نہ سکے اور اس طرح ان کی تجویز جو تھی کہ ان کو پکڑ لیا جائے یا مار دیا جائے وہ کامیاب ہوتے ہوتے رہ گئی اس کے بعد مسلمانوں نے قافلے کے سامان پر قبضہ کر لیا اور چونکہ قریش کا ایک آدمی بچ کر نکل گیا تھا اور یقین تھا کہ اس لڑائی کی خبر جلدی مکہ پہنچ جائے گی عبداللہ بن جحش اور اس کے ساتھی سامان غنیمت لے کر جلدی جلدی مدینہ کی طرف واپس لوٹ آئے۔

آنحضرت ﷺ کو جب یہ علم ہوا کہ صحابہ نے قافلے پر حملہ کیا تھا تو آپ سخت ناراض ہوئے۔ اور فرمایا کہ میں نے تمہیں شہر حرام میں لڑنے کی اجازت نہیں دی اور پھر آپ نے مال غنیمت لینے سے انکار کر دیا کہ اس میں سے میں کچھ بھی نہیں لوں گا اس پر عبداللہ اور ان کے ساتھی سخت نادم اور پشیمان ہوئے اور انہوں نے خیال کیا کہ بس اب ہم خدا اور اس کے رسول کی ناراضگی کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ دوسری طرف قریش نے بھی شور مچایا کہ مسلمانوں نے شہر حرام کی حرمت کو توڑ دیا ہے۔ بالآخر قرآنی وحی نازل ہو کر مسلمانوں کی تشفی کا موجب بنی۔

چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ اسلام کے خلاف رؤوسائے قریش اپنے خونی پراپیگنڈے کو حرمت والے مہینوں میں بھی برابر جاری رکھتے تھے۔ پس اس جواب سے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں نازل فرمایا مسلمانوں کی تسلی ہونی ہی تھی قریش بھی کچھ ٹھنڈے پڑ گئے مسلمانوں نے جو دوکافروں کو قید کیا تھا آنحضرت ﷺ نے فدیہ لے کر دونوں قیدیوں کو چھوڑ دیا لیکن ان قیدیوں میں سے ایک شخص پر مدینہ کے قیام کے دوران میں آنحضرت ﷺ کے اخلاق فاضلہ اور اسلامی تعلیم کی صداقت کا اس قدر گہرا اثر ہو چکا تھا کہ اس نے آزاد ہو کر بھی واپس جانے سے انکار کر دیا اور آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر مسلمان ہو کر آپ کے حلقہ بگوشوں میں شامل ہو گیا اور بالآخر بئر معونہ میں شہید ہوا اس کا نام حکم بن قیسان تھا۔ حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوحذیفہ کے بارے میں یہ بھی آتا ہے کہ غزوہ بدر کے دن آپ اپنے والد سے مقابلے کے لئے آگے بڑھے کیونکہ ان کے والد مسلمان نہیں تھے، کافروں کے ساتھ آئے تھے تو نبی ﷺ نے انہیں اس سے روک دیا اور فرمایا کہ اسے چھوڑ دو، کوئی اور اسے قتل کر دے گا چنانچہ آپ کے والد چچا بھائی اور بھتیجے سب قتل ہوئے۔ حضرت ابوحذیفہ نے بڑے صبر کا مظاہرہ کیا اور اللہ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اس نصرت پر شکر بجا لائے جو اس نے رسول اللہ ﷺ کے حق میں ظاہر کی تھی یعنی فتح عطا فرمائی تھی۔ اس واقعہ کے بارے میں ایک روایت یہ بھی ملتی ہے کہ ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جس کا مقابلہ عباس سے ہو وہ اسے قتل نہ کرے کیونکہ وہ مجبوری میں نکلے ہیں قیدی بنا لینا قتل نہ کرنا۔ اس پر حضرت ابوحذیفہ نے جب ان کے پاس یہ بات پہنچی اپنے کسی ساتھی سے کہا کہ کیا ہم اپنے باپوں بھائیوں اور رشتہ داروں کو تو قتل کریں لیکن عباس کو چھوڑ دیں۔ یہ کیا ہوا۔ خدا کی قسم میں ضرور ان پر تلوار چلاوں گا اگر میرے سامنے آئے۔ آنحضرت ﷺ تک جب یہ بات پہنچی تو آپ نے حضرت عمر

کو فرمایا کہ یا اباحفص۔ اے ابوحفص رسول خدا کے چچا کے چہرے پر تلوار سے وار کیا جائے گا۔ حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں تلوار سے ان کی گردن اڑا دوں۔ خدا کی قسم اس میں نفاق پایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اس سے منع کر دیا۔ حضرت ابوحذیفہ بیان کیا کرتے تھے کہ میں اس بات کے شر سے جو اس دن میں نے کہی امن میں نہیں رہ سکتا۔ سوائے اس کے کہ شہادت کی موت اس کے شر سے مجھے ٹال دے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پس آپ کو جنگ یمامہ کے روز شہادت نصیب ہوئی۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے مقتولین کو ایک گڑھے میں پھینکنے کا حکم دیا پس انہیں اس میں پھینک دیا گیا۔ تو حضرت ابوحذیفہ کے چہرے سے ناپسندیدگی کے آثار ظاہر ہوئے کیونکہ ان کے والد کو بھی کنوئیں میں پھینکا جا رہا تھا۔ آپؐ نے ان سے فرمایا کہ اے ابوحذیفہ! خدا کی قسم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے تمہیں اپنے والد سے ہونے والا سلوک برا لگ رہا ہے حضرت ابو حذیفہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اللہ کی قسم مجھے اللہ اور رسول ﷺ سے متعلق کوئی شبہ نہیں لیکن میرا والد بردبار سچا اور صائب الرائے شخص تھا لیکن اس میں بدنیتی نہیں تھی اور میں چاہتا تھا کہ اللہ اس کی موت سے پہلے اسے اسلام کی طرف ہدایت دے دے لیکن جب میں نے دیکھا کہ ایسا ہونا اب ممکن نہیں رہا اور اس کا وہ انجام ہوا جو اس کا انجام ہوا تو اس بات نے مجھے دکھی کر دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوحذیفہ کے حق میں بھلائی کی دعا فرمائی۔ حضرت ابوحذیفہ نے تمام غزوات میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شرکت کی توفیق پائی اور حضرت ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں ترپن یا چون سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں ہمارے جماعت کے ایک دیرینہ خادم سلسلہ و بزرگ پروفیسر سعود احمد خان صاحب دہلوی کا ذکروں گا جن کی گذشتہ دنوں وفات ہوئی ہے۔ آپ 21/جنوری کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والد حضرت محمد حسن احسان دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ اسی طرح آپ کے دادا حضرت محمود حسن خان صاحب مدرس پٹیالہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے 313 اصحاب کی فہرست میں 301 نمبر پر آپ کا نام درج فرمایا ہے پروفیسر سعود خان صاحب کے والد حضرت محمد حسن احسان دہلوی کو دس بارہ سال کی عمر میں خطبہ الہامیہ کے موقع پر قادیان جا کر اس عظیم الشان نشان کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی توفیق ملی۔ پروفیسر سعود خان صاحب نے اپریل 1945ء میں وقف کیا تھا۔ آپ علیگڑھ سے فارسی میں بی۔اے آنرز تھے آپ کے ساتھ آپ کے بھائیوں کے وقف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1955ء میں ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ماسٹر محمد حسن احسان صاحب نے ایسا نمونہ دکھایا ہے جو قابل تعریف ہے۔ وہ ایک معمولی مدرس تھے اور ایک غریب آدمی تھے۔ انہوں نے فاقے کر کر کے اپنی اولاد کو پڑھایا اور اسے گریجویٹ کروایا اور پھر سات لڑکوں میں سے چار لڑکوں کو سلسلے کے سپرد کر دیا اب وہ چاروں خدمت دین کر رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو 1950ء میں غانا مغربی افریقہ میں خدمات دینیہ کے لئے بھجوایا۔ 1950ء میں مغربی اور مشرقی افریقہ اور ہالینڈ کے لئے آٹھ مبلغین احمدیت کی روانگی کے متعلق تحریک احمدیت میں آپ کا نام سرفہرست ہے۔

پروفیسر سعود خان صاحب دہلوی کے شاگردوں میں مکرم عبدالوہاب آدم صاحب گھانا اور بی کے آڈو صاحب شامل

تھے۔ 1968ء میں پاکستان واپس آنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب دہلوی کو تعلیم الاسلام کالج میں تدریس کی ذمہ داری سونپی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جامعہ احمدیہ میں ایک سال کے لئے بطور انگریزی استاد مقرر فرمایا۔ آپ کی بیٹی راشدہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ میرے والد صاحب نہایت حلیم الطبع غایت درجہ کے منکسر المزاج اور متبحر عالم تھے۔ نہایت عبادت گزار تہجد گزار بزرگ تھے۔ نہایت اکرام ضیف کرنے والے اور متواضع انسان تھے۔ ان کے بھتیجے نفیس احمد عتیق جو مربی سلسلہ ہیں کہتے ہیں کہ انتہائی منکسر المزاج تھے متقی تھے متوکل علی اللہ ایک نیک اور سادہ انسان تھے۔ آپ کی وفا اور خدمت دینیہ کا جذبہ تمام واقفین زندگی کے لئے ایک مثالی رنگ رکھتا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: حقیقت میں ان کے بارے میں جو لکھا گیا ہے ان کی خوبیاں اس سے بہت زیادہ تھیں خلافت سے انتہائی محبت اور اطاعت کا تعلق تھا اور غیر معمولی معیار تھا اللہ تعالیٰ ان کی اولاد اور نسل کو بھی خلافت اور جماعت سے ہمیشہ وابستہ رکھے اور ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ نماز کے بعد میں ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172

V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

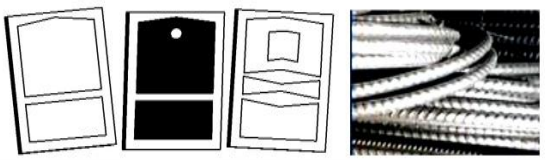

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex,
#51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram,
Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

Contact (O) 04931-236392
09447136192

C.K.Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS
&
ADHEEB AHMAD CK
Proprietor Contact 9446236192

C. K. SAW MILLS

THONDIYIL PUNNAPALA P.O.
WANDOOR MALAPPURAM - 689328

Asifbhai Mansoori
9998926311

Sabbirbhai
9925900467

LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE

Your's
CAR SEAT COVER

Mfg. All Type of Car Seat Cover

E-1 Gulshan Nagar, Near Indira Nagar
Ishanpur, Ahmadabad, Gujrat 384043

متن پیشگوئی مصلح موعودؓ

”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعائوں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے)تیرے لئے مبارک کردیا سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے اور فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے ، اے مظفر !تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہو ں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہوجائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے ۔وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِر وَمَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ ۔جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْراً مَّقْضِيًّا ۔“

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

”وہ حسن واحسان میں تیرا نظیر ہو گا“

حضرت مصلح موعودؓ کے حکمرانِ وقت کے نام تبلیغی مکتوبات

غلام مصباح بلوچ (استاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا)

خُدائے سمیع الدعاء نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو جب زکی غلام، مصلح موعود، فضل عمر بیٹے کی بشارت دی تو اُسی پیشگوئی میں اس کی بہت سی علامات بھی بیان فرمادیں۔پھر اُس الہام کے علاوہ دیگر الہامات میں بھی اُس کی مزید صفات بیان کیں چنانچہ صاحبزادہ بشیر اول کی وفات پر جب حضورعلیہ السلام نے سبز اشتہار شائع فرمایا تو اس میں خدا تعالیٰ کی انزال رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کیلئے دو بڑے عظیم الشان طریقے بیان فرمائے اور دوسرا طریق رحمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

(2)”دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین وائمہ واولیاء وخلفاء ہے تا ان کی اقتداء وہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔۔۔اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے اُس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے 10جولائی 1888ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یخلق اللہ ما یشاء۔“(سبز اشہار،روحانی خزائن جلد 2صفحہ 463-461حاشیہ)

اس اشتہار میں حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنے ہی تخم اور اپنی ہی ذریت سے آنے والے اس موعود بیٹے کی مزید صفات وعلامات بتلائیں کہ وہ بیٹا مشیت ایزدی سے ”ائمہ واولیاء وخلفاء“ میں سے ہوگا،”جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا“۔پس ایک تو یہ واضح صفات ہیں جو الہامات اور پیشگوئیاں میں اللہ تعالیٰ نے بیان کردی ہیں لیکن الہام کے حصہ”وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا“میں یہ بھی بتادیا کہ اس عظیم الشان اور اولوالعزم بیٹے کی صفات اتنی ہی نہ سمجھو جو ہم نے الہام میں بیان کردیں بلکہ جو صفات اس مسیح موعود وامام مہدی (علیہ السلام) میں ہیں ”الولد سرلابیہ“ کے مطابق وہ بیٹا بھی اپنے عظیم الشان باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان صفات کو اپنے اندر پیدا کرے گا۔چنانچہ ایسا ہی ہوا۔جو حیرت انگیز اور عظیم الشان کام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں سرانجام دیے،حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے انہی راہوں پر عمل کرتے ہوئے اُن کو آگے بڑھایا۔ان میں سے کئی کام جوئے شیریں لانے کے مترادف تھے لیکن جرأت اور اولوالعزمی کے سامنے وہ کٹھن راستے بھی دم توڑ گئے،ایسےہی نمایاں اور قابل تحسین کاموں میں سے ایک کام والیان ریاست اور حکمرانوں کو تبلیغی خطوط لکھنا تھا۔

حضرت نبی اکرمؐ نے اپنے وقت کی ذی مقتدرت ہستیوں قیصر روم،کسریٰ شاہ فارس،شاہ مصر اور شاہ حبشہ کو تبلیغی خطوط لکھے ،حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی سنت نبویؐ کی پیروی میں اپنے وقت کی برسراقتدار ہستیوں تک پیغام حق پہنچایا اور نواب آف بھوپال،امیر افغانستان اور ملکہ برطانیہ کو

تبلیغی خطوط تحریرفرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے مامورین آسمانی بادشاہت کے نمائندہ ہوتے ہیں اور انہیں دنیاوی بادشاہتوں سے کچھ بھی سروکار نہیں ہوتا وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ اس عارضی دنیا کے ملوک وروساء اس فانی دنیا کی عزت وافتخار کی بجائے اس حقیقی ملک ومالک کی قربت میں جگہ پائیں اسی لئے وہ ان دنیاوی بادشاہوں کو پیغام حق پہنچاکر فرائض منصبی سے سبکدوس ہوجاتے ہیں۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"دنیا کے بادشاہوں کو اپنی بادشاہیاں مبارک ہوں،ہمیں ان کی سلطنت اور دولت سے کچھ غرض نہیں،ہمارے لئے آسمانی بادشاہت ہی ہے۔ہاں نیک نیتی سے،سچی خیرخواہی سے بادشاہوں کو بھی آسمانی پیغام پہنچانا ضروری ہے۔"

(تحفہ قیصریہ،روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 265)

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جُدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار
ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار

سب سے پہلے آپؑ نے 1892ء میں احتشام الملک ناصر الدولہ جناب نواب احمد علی خان صاحب (1902-1854ء) کے نام خط لکھا ،جو ریاست بھوپال کی والیہ نواب سلطان شاہجہاں بیگم صاحبہ (1901-1838ء) کے داماد تھے جن کی شادی فروری 1874ء میں نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ کے ساتھ ہوئی۔آپ بھوپال کے آخری والی جناب نواب سرمحمد حمید اللہ خان صاحب کے والد تھے۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے تحریر فرمایا:

"سو آپ پر واضح ہو کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ سے مامور ہوکر اس صدی چاردہم کی اصلاح اور دین کی تجدید اور اس زمانہ کے ایمان کو قوی کرنے کیلئے بھیجا گیا ہے اور بہت سے آسمانی نشان مجھ کو دیے گئے ہیں جو منجملہ اُن کے تین ہزار کے قریب اب تک ظاہر ہوچکے ہیں اور مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں پر ظاہر کروں کہ اس کی طرف سے مسیح ابن مریم علیہ السلام کے نمونہ پر رحمت کے نمونے دکھلانے کیلئے آیا ہوں۔جو شخص دل اور جان سے میراساتھ کرے گا اس کا ایمان قوی کیا جائے گا اور گناہوں کی زنجیروں سے مخلصی پائے گا اور دنیا کی مشکلات اس پر آسان کی جائیں گی اور خدا تعالیٰ کا خاص فضل اس پر ہوگا۔

سو یہ میری طرف سے تبلیغ ہے اور محض پیغام ہے جو میں نے آپ کو پہنچا دیا ہے اور بطور نمونہ ایک کتاب رسالۂ آسمانی فیصلہ بھی اس کے ہمراہ بھیجتا ہوں اور اثر نصیحت خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔"

(اخبار الحکم قادیان 14دسمبر1919ءصفحہ 3)

1895ء میں آپ ؑ نے اس وقت کے امیر افغانستان عبدالرحمان خان(وفات اکتوبر 1901ء) کو تبلیغی خط تحریر فرمایا۔یہ مکتوب فارسی زبان میں تھا۔اصل مکتوب تو دستیاب نہیں ہوسکا لیکن اس کا اردو ترجمہ جو سرکاری ریکارڈ کیلئے رکھا گیا تھا،وہ محفوظ ہوگیا ہے۔

اس مکتوب میں حضورعلیہ السلام نے امیر افغانستان کو فرمایا:

"اور اللہ کی قسم!میں اللہ کی طرف سے مامور ہوں۔وہ میرے باطن اور ظاہر کو جانتا ہے اور اسی نے مجھے اس صدی کے سرپردین کے تازہ کرنے کیلئے اُٹھایا ہے۔۔۔اس نے اپنے ایک بندہ کو اپنے وقت پر بطور مجدد پیدا کیا ہے۔کیا تم خدا کے کام سے تعجب کرتے ہو اور وہ بڑا رحم کرنے والا ہے۔اور نصاریٰ نے حیات مسیح کے سبب فتنہ برپا کیا اور کفر صریح میں گر گئے۔پس خدا نے ارادہ کیا کہ ان کی بنیاد کو گرادے اور ان کے دلائل کو جھوٹا کرے اور ان پر ظاہر کردے کہ وہ جھوٹے ہیں۔پس جو کوئی قرآن پر ایمان رکھتا ہے اور خدا کے فضل

کی طرف رغبت کرتا ہے پس اسے لازم ہے کہ میری تصدیق کرے اور بیعت کرنے والوں میں داخل ہو۔اور جس نے اپنے نفس کو میرے نفس سے ملایا اور اپنا ہاتھ میرے ہاتھ کے نیچے رکھا ،اس کو خدا دنیا میں اور آخرت میں بلند کرے گا اور اس کو دونوں جہان میں نجات پانے والا بنائے گا۔"

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم صفحہ 587-579روایت نمبر 617)

تیسرا مکتوب حضرت اقدس علیہ السلام نے 1897ء میں ملکہ برطانیہ 1901)Alexandrina Victoria-1819) کے نام تحریر فرمایا جو "تحفہ قیصریہ" کے نام سے معروف ہے۔

آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی :

"اے قادرتوانا! ہم تیری بے انتہا قدرت پر نظر کرکے ایک اور دعا کیلئے تیری جناب میں جرأت کرتے ہیں کہ ہماری محسنہ قیصرہ ہند کو مخلوق پرستی کی تاریکی سے چھڑا کر لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر اس کا خاتمہ کر۔اے عجیب قدرتوں والے!اے عمیق تصرفوں والے! ایسا ہی کر۔"

(تحفہ قیصریہ،روحانی خزائن جلد 12صفحہ 290)

پس یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ مسلمانان ہندوستان میں سے یہ سعادت وجرأت صرف اور صرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو نصیب ہوئی کہ اس وقت کی سب سے بڑی سلطنت کے سربراہ کو پیغام اسلام پہنچایا۔

آپؑ کی وفات کے بعد جب بشارات الٰہیہ کے تحت خلافت حقہ کا سلسلہ چلا تو اللہ تعالیٰ نے قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی کے طور پر اسی موعود بیٹے کو چنا جس کے حق میں اللہ تعالیٰ پہلے ہی یہ بتاچکا تھا کہ "وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔"اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا"۔۔۔اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی کہ دوسری قسم رحمت کی (یعنی ارسال مرسلین و نبیین وائمہ واولیاءوخلفاء) کی تکمیل کیلئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا،جس کا نام محمود بھی ہے۔وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک ذریت میں سے آپؓ کے ذریعے ہی "ائمہ واولیاء وخلفاء" والی رحمت کا دروازہ کھولا۔چونکہ آپ حسن واحسان میں اپنے عظیم الشان باپ کے نظیر تھے لہٰذا آپ ایک سعادت مند بیٹے کی طرح انہی راہوں پر گامزن ہوئے جن پر کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام چلانا چاہتے تھے۔حسن واحسان میں نظیر ہونے کے لحاظ سے بہت سے پہلو ہیں ،مضمون ہٰذا میں صرف اس پہلو کا ذکر کیا جارہا ہے کہ آپؓ نے بھی حضرت اقدس علیہ السلام کی طرح وقت کے حکمرانوں اور روساء کو تبلیغی خطوط لکھے اور اسلام احمدیت کا پیغام پہنچاکر حجت قائم کی۔یہ مکتوبات جہاں ان حکمرانوں کو تبلیغ تھی وہاں دوسروں کیلئے بھی ایک قیمتی علمی خزانہ ہے جو ہمیشہ کیلئے محفوظ ہوگیا ہے۔خود حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا اس ضمن میں فرمان ہے:

"ہمارا یہ یقین ہے کہ ہر ایک تصنیف جو بانی سلسلہ احمدیہ نے کی ہے یا ان کے خلفاء کی طرف سے کی گئی ہے یا کی جائے گی،خدا تعالیٰ کی طرف سے خلعت دوام پائے گی اور اس سلسلہ کی روزانہ بڑھنے والی تعداد سے ہمیشہ کے لئے بطور یادگار محفوظ رکھے گی۔"

(تحفہ لارڈ ارون،انوارالعلوم جلد نمبر12صفحہ 36)

نواب میر عثمان علی خان بہادر نظام آف حیدرآباد دکن کو تبلیغ

جناب میر عثمان علی خان بہادر آصف جاہ ہفتم (پیدائش اپریل 1886-وفات فروری 1967ء) برصغیر کی سب سے بڑی اسلامی ریاست حیدرآباد دکن کے آخری نظام یا حکمران تھے جو 1911ء تا 1948ء نظام دکن رہے۔ایک وقت تھا کہ آپ دنیا کے امیر ترین شخص تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے منصب خلافت پر متمکن ہونے کے فوراً بعد ایک رویا کی بناء پر آپ کے نام جون 1914ء میں کتابی شکل میں یہ مکتوب بعنوان ''تحفۃ الملوک''جماعت احمدیہ کے چارکبار بزرگان کے ہاتھ بھجوایا جس میں ضرورت امام کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے متعلق آگاہ کیا۔بحیثیت خلیفہ یہ آپؓ کی پہلی تصنیف تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ''مکرم ومعظم جناب نواب صاحب (ادام اللہ ملکم وزاد حشمتکم) کے الفاظ سے مکتوب کا آغاز فرماتے ہوئے نظام آف حیدرآباد دکن کو لکھا:

''مجھے اس مکتوب کے لکھنے کی تحریک ایک رویا کی بناء پر ہوئی ہے۔۔۔میں نے مناسب سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے عالم رویا میں جناب تک ایک امر حق پہنچانے کی جو مجھے تحریک فرمائی ہے عالم بیداری میں اس تحریک کو پورا کردوں۔''

(تحفۃ الملوک، انوارالعلوم جلد 2صفحہ 84)

حضور رضی اللہ عنہ نے آخر پر تحریر فرمایا:

''یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہم کو اس مبارک زمانہ میں پیدا کیا ورنہ لاکھوں بزرگ اور علماء اور امراء اس بات کی حسرت کرتے ہوئے مرگئے کہ کسی طرح ان کو مسیح موعود کا زمانہ ملے۔گو مسیح موعود فوت ہوچکے ہیں مگر ان کے دیکھنے والے موجود ہیں پس یہ زمانہ غنیمت ہے۔وہ دن آتے ہیں جبکہ زبردست بادشاہ اس خدا کے مرسل کے سلسلہ میں داخل ہوں گے لیکن مبارک ہے وہ جو سب سے پہلے اس نعمت کو حاصل کرتا ہے کیونکہ کوئی زمانہ آئے گا جبکہ اپنی بادشاہتیں دے کر خواہش کریں گے کہ ہمیں بھی وہ فضیلت حاصل ہوجائے جو مسیح موعود کے قریب کے لوگوں کو حاصل تھی۔

آخر میں میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سینہ کھول دے اور آپ کو میری باتوں پر غور کرنے کی توفیق دے۔۔۔میں نے ایک حکم کے ماتحت جناب کو مخاطب کیا ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ مجھے لغو حکم نہیں دیا گیا ضرور ہے کہ جلد یا بدیر میری یہ تحریر کوئی عظیم الشان نتیجہ پیدا کرے گی...''

(تحفۃ الملوک ،انوارالعلوم جلد 2صفحہ 144،143)

والیہ بھوپال نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ کے نام تبلیغی خط

نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ (1930۔1858ء) ریاست بھوپال کی والیہ تھیں جنہوں نے اپنی والدہ نواب سلطان شاہ جہاں بیگم صاحبہ (1901۔1838ء) کی وفات کے بعد ریاست بھوپال کا تخت سنبھالا اور 1926ء تک بھوپال کی والیہ رہیں۔ آپ کے بعد آپ کے بیٹے سرحمید اللہ خان صاحب (1960۔1894ء) ریاست بھوپال کے آخری والی تھے۔آپ کے خاوندنواب احمد علی خان صاحب (1902۔1854ء) تھے جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 1892ء میں تبلیغی خط لکھا تھا۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ کو 16 ستمبر1914ء کو ایک تبلیغی خط لکھا جس کے آخر پر والیہ بھوپال کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا پیغام پہنچاتے ہوئے تحریر فرمایا:

''میں آپ کو اس صداقت کے قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح موعودؑ کے ذریعہ دنیا میں قائم کی ہے اور امید کرتا ہوں کہ آپ حق کو دریافت کرنے کیلئے پورے غور اور تدبر سے کام لیں گی اور اگر آپ چاہیں تو میں اس سلسلہ کے کچھ علماء چند دن کیلئے آپ کی خدمت میں بھیج دوں تاکہ وہ دس یا پندرہ روز رہ کر سلسلہ کے مفصل حالات اور حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ اور اس کے دلائل جناب کے سامنے بیان کریں کیونکہ اس طرح آپ کو حق۔۔میں تمیز کرنے میں سہولت ہوگی،بہتر ہو کہ جناب اس کے لئے کوئی تاریخ مقرر فرماویں تاکہ وقت مقررہ پر وہ لوگ بھوپال پہونچ جائیں۔

---۔اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو صداقت و ہدایت کے قبول کرنے کی توفیق دے اور اپنے پاک بندوں میں شامل فرمائے ،آمین ثم آمین۔"

(ریویو آف ریلیجنز مئی 1941ءصفحہ 12۔7)

Charles Hardingeوائسرائے آف انڈیا کے نام خط

چارلس ہارڈنگ Charles Hardinge,Ist Baron Hardinge of Penshurst,) 1858۔1944ء)برطانوی ڈپلومیٹ تھے جو 1910ء میں انڈیا کے وائسرائے اور گورنر جنرل آف انڈیا مقرر ہوئے اور 1916ء میں اس عہدے سے سبکدوش ہوئے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے انکی سبکدوشی کے موقع پر ان کو ایک خط لکھا:

"To His Excellency The Right Hon. Baron Hardinge of Penshurst....Viceroy and Governor-General of India,Your Excellency,

As the second successor of the Promised Messiah ,Mirza Ghulam Ahmad of Qadian,and the leader of the Ahmadiyya Community founded by him ,i beg leave to approach your Excellency on th eve of your departure from this land of your labours with an expression of gratitude and good-will on behalf of myself and of the community which i bave the honour to represent.

the founder of the movement,my illustrious father of blessed memory,claimed to be the prophet of the latter days whose advent was expected under different names by all the religions of the world...

It is the creed of the movement that the religion of the Quran is the only panacea from all human ills and it was the Divine Mission of the Founder of the movement to teach the world the true interpretation of the Holy Quran.The movement has, therefore, undertaken as one of its foremost duties to publish an authentic translation of the Quran for the benefit of the English reading public.The first part of the work has just been out; and two copies of the same together with two copies of the Teachings of Islam--as the most cherished gift of a muslim,i beg to present herewith to your Excellency in token of fealty and good-will for the use of your Excellency and that of the Rt. Hon'ble Lady Violet Hardige...

(The Review of Religions,Qadian,March 1916Page 145-147)

وائسرائے آف انڈیا کے سیکرٹریJ.H.DuBoulayنے جواباً شکریہ کا خط لکھتے ہوئے لکھا:

"I am desired to acknowledge with thanks your letter...together with two copies of your English Translation of the Quran and two copies of "The Teachings of Islam".

I have duly laid these before theViceroy who asks me to send you his thanks and those of his daughter for your gift,which he has great pleasure in accepting".

پرنس آف ویلز Prince of Walesکے نام تبلیغی خط

پرنس آف ویلز Edward Albert Christian George Andrew Patrick David(1894۔1972) برطانوی بادشاہ George vاور Queen Maryکے سب سے بڑے بیٹے تھے جو1910ء میں Prince of Walesکے لقب سے ملقب ہوئے۔جنوری1936ء میں اپنے والد کی وفات پر برطانیہ کی بادشاہت کا تاج پہنا لیکن اسی سال دسمبر کے مہینے میں چرچ آف انگلینڈ سے اختلاف کرکے تخت سے دستبردار ہوگئے اورDuke of Windsorکہلائے ۔یہی Edward viii1، 1921ء میں بطور شہزادہ ویلز ہندوستان کے دورے پر آئے۔اس موقع پر حضرت مصلح موعودرضی اللہ عنہ نے "تحفہ شہزادہ ویلز" کے عنوان سے ایک کتاب تصنیف فرمائی جس میں حکومت وقت سے وفاداری کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کے مختصر حالات ،سلسلہ احمدیہ کی تعلیم،تاریخ اور اس کے قیام سے غرض پر روشنی ڈالنے کے بعد شہزادہ ویلز کو دعوت الی الاسلام بھی دی ہے۔فروری 1922ء کو جماعت احمدیہ کے

ایک وفد نے گورنمنٹ پنجاب کے توسط سے پرنس کی خدمت میں ایک ایڈریس کے ساتھ یہ کتاب تحفتاً پیش کی۔
حضورؑ نے تسمیہ کے بعد" ہمارے ملک معظم کے شہزادہ اور مملکت برطانیہ کے ولی عہد!" کے الفاظ پرنس آف ویلز کو مخاطب کرکے فرمایا:
"میرے مکرم شہزادہ! یہ تحفہ ان چیزوں سے بناہوا نہیں جو زمین کی ہیں اور جن کے متعلق ڈر رہتا ہے کہ چور ان کو چُرالے جائے یا زمین کے کیڑے اس کو کھا جائیں ،نہ یہ تحفہ ایسا ہے کہ جو آپ کے والد مکرم کے وسیع خزانوں میں ملتا ہو بلکہ یہ تحفہ ایسا نایاب ہے کہ اس وقت دنیاکے تمام بادشاہوں کے خزانے اس سے خالی ہیں اور بڑے بڑے بنکوں کی مجموعی دولت اس کے خریدنے سے قاصر ہے۔۔۔
یہ مرنے کے بعد بھی انسان کے ساتھ جاتا ہے اور اس جہان میں نہیں بلکہ اگلے جہان میں بھی کام آتا ہے۔"
(تحفہ شہزادہ ویلز،انوارالعلوم جلد نمبر6صفحہ 460)
اورکتاب کے آخر پر دنیا کے اس بڑے شہزادے کو روحانی بادشاہت کے سب سے بڑے تاجدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی طرف دعوت دیتے ہوئے تحریر فرمایا:
"اے شہزادۂ بالاتخت!۔۔۔ہم آپ کو اس صداقت کی دعوت دیتے ہیں جوخداتعالیٰ نے اپنے بندوں کی طرف آج سے تیرہ سوسال پہلے بھیجی اور جس کے قیام اور جس کے پوراکرنے کیلئے اس نے اس وقت مسیح موعودؑ کو نازل کیا ہے۔بے شک مسیحی اقوام کیلئے یہ نہایت تلخ ہے کہ وہ انیس سوسال تک انتظار کرنے کے بعد مسیح کے وجود کو دوسرے کسی مذہب کے پیروؤں میں پائیں اور انکی حمیت اور غیرت کو اس سے صدمہ پہنچتا ہے مگر مبارک وہی ہے کہ جو خدا کی مرضی کو قبول کرے اور اسکی حکمتوں پر اعتراض نہ کرے اور اپنی عزت اور اپنی غیرت اور اپنی خواہش پر اس کی رضا کو مقدم کرے۔
اے شہزادہ ویلز! ہم بصد محبت واخلاص آپ کو اس امر کی اطلاع دیتے ہیں ہم نے آپ کیلئے دروازہ کھول دیا ہے،دنیا کی باتوں کی پرواہ نہ کیجئیے،آگے بڑھئیے اور زمین وآسمان کے بادشاہ ،پہلوں اور پچھلوں کے بادشاہ اور اس جہان اور دوسرے جہان کے بادشاہ کے بلاوے کو قبول کرتے ہوئے اس کے گھر میں داخل ہوجایئے اور اسکی دعوت سے حصہ لیجئیے۔

اھلاوسھلاومرحبا

(تحفہ شہزادہ ویلز،انوارالعلوم جلد نمبر6صفحہ 533-525)

اس کتابی تحفہ کے ملنے پر پرنس آف ویلز کے چیف سیکرٹری Sir Geoffrey Fitz-Hervey De Montmorency(1876-1955)نے پرنس کی طرف سے شکریہ کا خط لکھا۔
امیر امان اللہ خان صاحب آف افغانستان کے نام تبلیغی مکتوب
امیر امان اللہ خان صاحب (1960-1892ء)افغانستان کے بادشاہ تھے جو اپنے والد امیر حبیب اللہ خان (1919-1872ء) کے بعد افغانستان کے امیر بنے۔یہ پہلے امیر تھے جنہوں نے افغانستان میں مغربی اطوار پر جدت لانے کی کوشش کی لیکن اس میں کامیاب نہ ہوسکے۔جنوری 1929ء میں امیر امان اللہ صاحب اپنے عہدہ سے دستبردار ہوگئے اور برٹش انڈیا میں منتقل ہوگئے جہاں سے یورپ چلے گئے اور وہیں سوئٹزرلینڈ میں 1960ء میں وفات پائی۔
حضرت مصلح موعودرضی اللہ عنہ نے 1922ء میں ایک ضخیم کتاب کی شکل میں امیر امان اللہ خان کے نام ایک مکتوب رقم فرمایا جس میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نہایت اعلیٰ اور حسین پیرائے میں روشنی ڈالی ہے۔حضوررضی اللہ عنہ نے ان الفاظ کے ساتھ اس مکتوب کا آغاز فرمایا:

"از طرف عبد اللہ الضعیف میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح وامام جماعت احمدیہ بطرف اعلیٰ حضرت امیر امان اللہ خان بہادر بادشاہ افغانستان وممالک محروسہ"

اس کے بعد قرآن،حدیث وتفاسیر کے لگ بھگ اڑھائی سوحوالوں کی مدد سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بارہ دلائل تفصیل سے بیان فرمائے ہیں:

(1)ضرورت زمانہ (2)شہادت حضرت سید الانبیاء ﷺ(3) آفتاب آمد دلیل آفتاب(4) غلبہ اسلام برادیان باطلہ (5)تجدید دین(6) نصرت الٰہی (7) دشمنوں کی ہلاکت(8) سجدہ ملائکہ (9) علوم آسمانی کا انکشاف(10) اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم غیب پر اطلاع(11)اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے عشق (12) آپؑ کی قوت احیاء

اور آخرپر امیر افغانستان کو مخاطب کرکے تحریر فرمایا:

"اے بادشاہ ! اللہ تعالیٰ کے مامور اور مرسل روز روز نہیں آیا کرتے اور خصوصاً اس قسم کے عالی شان مرسل کہ جس قسم کا مسیح موعودؑ ہے،رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی شخص کی نسبت اس قدر بشارات مروی نہیں جس قدر کہ اس کی نسبت۔پس اس سے بڑے آدمی کی آمد کی ہمیں امید نہیں ہوسکتی۔وہ نبی کریمؐ کی امت کے لئے خاتم الخلفاء ہے اور اس کے بعد قیامت کے زمانے ہی کا انتظار کیا جاسکتا ہے۔پس اس کے زمانے کا ایک ایک دن قیمتی ہے اتنا قیمتی کہ دنیا ومافیھا اس کے مقابلے میں حقیر اور ذلیل ہے اور خوش قسمت ہے وہ انسان جو اس کی قدر کو سمجھتا ہے اور اس پر ایمان لاکر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتا ہے کیونکہ وہ اپنی پیدائش کے مقصد کو پاگیا اور عبودیت کا راز اس پر کھل گیا۔"

(دعوۃ الامیر ،انوارالعلوم جلد 7صفحہ 593)

وائسرائے آف انڈیاIrwin Lord کے نام تحفہ لارڈ ارون

لارڈ ارون جن کا اصل نام Edward Frederick Lindley Wood(1881ء-1959) تھا،برطانیہ کی معروف اور اعلیٰ سیاسی شخصیت تھیں۔آپ 1925ء تا1931ء انڈیا کے وائسرائے اور گورنر جنرل رہے۔آپ کے دور میں انڈیا میں سیاسی لحاظ سے بہت ہلچل رہی۔ سائمن کمیشن،نہرو رپورٹ،آل پارٹیز کانفرنس،قائد اعظم کے چودہ نکات،سول نافرمانی تحریک اور گول میز کانفرنس وغیرہ سب اسی دور کے واقعات ہیں۔بہرحال ہندوستان کی آزادی میں لارڈ ارون کی بھی خدمات ہیں۔آپ اپریل 1931ء میں اپنے عہدے سے سبکدوش ہوئے۔اسی موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے "تحفہ لارڈ ارون" نام سے کتابی شکل میں ایک مکتوب لکھا جس کا انگریزی ترجمہ حضرت مولوی عبد الرحیم درد صاحبؓ نے کیا اور جماعت احمدیہ کے تین بزرگان پر مشتمل ایک وفد نے یہ تحفہ لارڈ ارون کو پیش کیا۔حضورؓ نے اس کتاب میں تین ابواب باندھے ہیں:(1) لارڈ ارون کی اعلیٰ خدمات کا اعتراف (2) گزشتہ صحیفوں میں درج اسلام اور احمدیت کے متعلق پیشگوئیاں درج کرکے دعوت الی الاسلام (3) احمدیت کا تعارف،عقائد اور غرض وغایت۔

حضوررضی اللہ عنہ وائسرائے کو اسلام احمدیت کی دعوت دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"یورایکسیلنی!۔۔۔جس طرح آج سے انیس سو سال پہلے ایک خدا کے برگزیدہ سے تعلق نے دنیوی لحاظ سے ادنیٰ حیثیت کے آدمیوں کو شہرت وعزت کے بلند ترین مینار پر جاکھڑا کیا اسی طرح اس وقت بھی اس کے مثیل کے ساتھ تعلق انسان کو بلند ترین مقامات پر پہنچانے کا موجب ہوا ہے اور ہوگا۔۔۔

یورایکسیلنسی! آپ کو اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی دعوت دینے کے بعد اور یہ بتانے کے بعد کہ سلسلہ احمدیہ ان پیشگوئیوں کوپورا کرتا ہے جو اناجیل میں مسیح کی آمد ثانی کے متعلق مذکور ہیں،اختصار کے ساتھ یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سلسلہ احمدیہ

کی تعلیم کیا ہے تاکہ آپ اس کے مقصد اور اس کی غرض سے واقف ہوجائیں۔"

(تحفہ لارڈ ارون،انوارالعلوم جلد نمبر12صفحہ 47)

یہ خط وصول ہونے پر Lord Irwinنے شکریہ کا خط لکھا بلکہ اس کتابی تحفہ کی صندوقچی (Casket) کے بارے میں لکھا:"یہ ان تمام کاسکٹوں سے جو میں نے آج تک دیکھے ہیں،بے نظر ہے۔"

بادشاہوں کو خطوط لکھنا اور وہ بھی دینی اغراض سے،ناممکن نہ سہی لیکن مشکل کام ضرور ہے کیونکہ وہ اپنی ہی دنیا میں مگن ہوتے ہیں اور دوسروں پر حکم چلانے کے عادی ہوتے ہیں اور مذہبی موضوعات پر گفتگو کرنا یاسُننا ان کا مزاج نہیں ہوتا۔ایسے لوگوں کو دین کا وعظ ونصیحت کرنا نہایت جرات اور حوصلے کو چاہتا ہے۔پس اللہ تعالیٰ نے یہ جرات اور حوصلہ اسی جری اللہ کے موعود بیٹے کو عطا کیا جس کے متعلق وہ پہلے ہی بتاچکا تھا کہ "وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔"جو جھوٹا ہو اس میں نہ ایسی جرات ہوسکتی ہے اور نہ ہی وہ اولوالعزمی۔

جہاں منکرین خلافت نے اس موعود بیٹے کی خلافت کا انکار کرکے اور امام زمانہ کا مقام ومرتبہ کم کرکے پھر مداہنۃً یا مصلحۃً اس کا نام چھپاکر اپنی انجمن کو چلانے کی ناکام کوشش کی وہاں اس موعود اولوالعزم بیٹے نے حضرت اقدسؑ کا نام چھپاچھپاکر شاہان وقت کے درباروں تک اس کی صدائیں بلندکرنے کے علاوہ اکناف عالم میں اس کے پاک سلسلہ کی ایسی شاخیں قائم کیں کہ آج وہ تناور درخت بنی ہوئی ایک طرف حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے منجانب اللہ ہونے کا اعلان کررہی ہیں اور دوسری طرف خلافت احمدیہ کی صداقت کا بھی مظہر بنی ہوئی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی الہامی پیشگوئی بابت مصلح موعود مندرجہ 20فروری 1886ء کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں منکرین کو انتباہ فرمایا ہے:

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو، اگر تمہیں اس فضل واحسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو۔اور اگر تم پیش نہ کرسکوگے تو اس آگ سے ڈرو جو نافرمانوں، جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔"

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 20فروری تا26فروری 2015ء،صفحہ 9تا11)

Mohammed Yusuf
Cell : 9902399438, 8546820845
Mail : mmmohammedyousuf@gmail.com
Web : mylinks.co.in
LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE
M.Y.Links
- Tourism Information Centre
- Travel Agencies & Tour Packages
- Home Stay & Hotel Bookings
- Buying & Selling Properties
- Building Construction & Material Supply
Near Chowck, Ganapathi Street, Madikeri - 571201, Kodagu Dist.

HR
Mob : 9861084857
9583048641
Sk. Anas Ahmad
email : anash.race@gmail.com

H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works
Sliding Window, Door, Partition, ACP Work,
Glazing, Steel Railing etc.
Sivananda Complex, Machhuati, Near Salipur SBI

مقام سیدنا محمود حضرت مولانا نور الدینؓ کی نظر میں

حضرت حکیم مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی فراست اور روحانی نگاہ نے اس حقیقت کو حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں ہی پالیا تھا کہ صاحبزادہ میاں محمود ہی وہ پسر موعود ہیں جن کے بارہ میں حضرت موعود کو اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی اور الہام سے اطلاع دی تھی۔ اور آپ کو یہ یقین تھا کہ یہ پسر موعود اسلام کے عالمگیر غلبہ کی اس مہم میں کارہائے نمایاں سر انجام دیگا جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کے عاشق صادق مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ سے ڈالی۔ آپ نے مختلف مواقع پر اس خدائی منشاء کا اظہار مختلف پیرایہ میں فرمایا۔ آپکے ان ارشادات میں سے چند ایک کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے جو اپنی جگہ پر پیشگوئیوں کا رنگ رکھتے ہیں۔ ان ارشادات سے جہاں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر آپ کا اٹل یقین مترشح ہوتا ہے وہاں آپ کا تعلق باللہ بھی ظاہر و باہر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے انتخاب خلافت کے موقع پر اپنی پہلی تقریر میں بھی حضرت مصلح موعودؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

" میں نے اس فکر میں کئی دن گزارے کہ ہماری حالت حضرت صاحب کے بعد کیا ہوگی۔ اس لئے میں کوشش کرتا رہا کہ میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے۔ حضرت صاحب کے اقارب میں تین آدمی موجود ہیں۔ اوّل میاں محمود احمد، وہ میرا بھائی بھی ہے اور بیٹا بھی۔ اس کے ساتھ میرے خاص تعلقات ہیں۔

(بدر 2 جون 1908ء)

خلافتِ ثانیہ کے بارہ میں وصیت

مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں" 1911ء میں جو وصیت آپ نے (حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے) لکھوائی تھی اور بند کر کے ایک خاص معتبر کے سپرد کی تھی۔ اس کے متعلق مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں آپ نے اپنے بعد خلیفہ ہونے کے لئے میاں صاحب کا نام لکھا تھا۔" (حقیقت اختلاف صفحہ 29)

الفضل میں اس کا ذکر یوں ہوا:

" حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اپنے عہد خلافت میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی بعض پیشگوئیوں کے مطابق جب گھوڑے سے گرے اور آپکے سر میں سخت چوٹ آئی تو ایک رات آپ کو خیال پیدا ہوا کہ ورم دل کی طرف جارہا ہے۔ اس وقت آپ نے قلم دوات طلب فرمائی اور ایک کاغذ پر کچھ لکھ کر اسے لفافہ میں بند کر دیا۔ پھر کچھ لفافہ پر بھی ارقام فرمایا اور شیخ تیمور صاحب کو جو آپ کی خدمت میں رہتے تھے یہ کہتے ہوئے دیا کہ اگر میری وفات ہو جائے تو اس پر جو لکھا ہے اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ ان کی روایت ہے کہ اس لفافہ پر لکھا تھا: علیٰ اسوۃِ ابی بکر جس کا نام اس لفافہ میں ہے اس کی بیعت کرو۔ اور جب اسے کھول کر دیکھا گیا تو اس کے اندر نام لکھا تھا "محمود احمد" (الفضل جلد 2 نمبر 35 صفحہ 6 پرچہ 6 ستمبر 1914)

پسر موعود کے بارہ میں یقین

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی وفات سے چھ ماہ قبل حضرت پیر منظور محمدؓ مصنف قاعدہ یسرنا القرآن نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ "مجھے آج حضرت اقدسؑ کے اشتہارات پڑھ کر پتہ مل گیا کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں۔ اس پر حضرت خلیفہ اولؓ نے فرمایا" ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں۔"

پیر صاحب موصوف نے یہی الفاظ لکھ کر تصدیق کے لئے پیش کئے تو حضرت خلیفہ اوّلؓ نے ان پر تحریر فرمایا" یہ لفظ میں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں۔(نور الدین 10 ستمبر 1913ء)"

(رسالہ پسر موعود صفحہ 28)

آپ مزید فرماتے ہیں:

"11 ستمبر 1913ء کی شام کے بعد (اوپر والے واقعہ کے اگلے روز) حضرت خلیفۃ المسیح گھر میں چار پائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں پاؤں سہلانے لگ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد بغیر کسی گفتگو اور تذکرہ کے خود بخود فرمایا" ابھی یہ مضمون شائع نہ کرنا جب مخالفت ہو اس وقت شائع کرنا"۔(پسر موعود صفحہ 27)

مسند احمد بن حنبل کی تدوین کا کام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"جلسہ سالانہ 1913ء کے چند ہی دن بعد حضرت خلیفۃ المسیح بیمار ہوگئے اور آپ کی علالت روز بروز بڑھنے لگی۔ مگر ان بیماری کے دنوں میں بھی آپ تعلیم کا کام کرتے رہے۔ مولوی محمد علی صاحب قرآن شریف کے بعض مقامات کے متعلق آپ سے سوال کرتے اور آپ جواب لکھواتے۔ کچھ اور لوگوں کو بھی پڑھاتے۔ ایک دن اسی طرح پڑھاتے پڑھاتے فرمایا کہ مسند احمد حدیث کی نہایت معتبر کتاب ہے۔ بخاری کا درجہ رکھتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس میں بعض غیر معتبر روایات امام احمد بن حنبل کے ایک شاگرد اور ان کے بیٹے کی طرف سے شامل ہوگئی ہیں جو اس پایہ کی نہیں ہیں۔ میرا دل چاہتا تھا کہ اصل کتاب کو الگ کر لیا جاتا۔ مگر افسوس کہ یہ کام میرے وقت میں نہیں ہوا۔ اب شاید میاں کے وقت میں ہو جائے۔ اتنے میں مولوی سرور شاہ صاحب آگئے آپ نے ان کے سامنے یہ بات پھر دہرائی کی ہماری وقت میں تو یہ کام نہ ہو سکا۔ آپ میاں کے وقت میں اس کو پورا کریں۔ یہ بات وفات سے دو ماہ پہلے فرمائی۔

(آئینہ صداقت صفحہ 17)

اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو یقین تھا کہ آپ کے بعد میاں محمودؓ خلیفہ ہوں گے۔ دوسری بات جو یہاں بیان کرنا از دیاد ایمان کا باعظ ہو گا یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانہ خلافت میں مسند احمد حنبل کی تدوین کا کچھ کام ہوا۔ اور یہ کام مولوی سید سرور شاہ صاحبؓ کی جگہ مقرر ہونے والے مفتی سلسلہ یعنی استاذی المکرم محترم ملک سیف الرحمن صاحبؓ نے سرانجام دیا۔

اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور میاں صاحب

1962ء کے آخر میں تحریک جدید کے نئے سال کا پیغام دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اولؓ نے فرمایا تھا کہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت اکناف عالم میں میاں صاحب کے زمانہ میں ہو گی۔(الفضل 22 جنوری 1963ء)

قرآن مجھ سے یا میرے بعد میاں محمود سے پڑھ لینا

آپ نے ایک مرتبہ شیخ عبد الرحمن صاحب مصری لاہوری کو جو اس وقت مصر میں تعلیم حاصل کر رہے تھے تحریر فرمایا" تمہیں وہاں سے کسی شخص سے قرآن پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ جب تم واپس قادیان آؤ گے تو ہمارا علم قرآن پہلے سے بھی ان شاء اللہ بڑھا ہوا ہو گا۔ اور اگر ہم نہ ہوئے تو میاں محمود سے قرآں پڑھ لینا"

(الفضل یکم اپریل 1914ء)

حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ کو نصیحت

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے آپ سے فرمایا" اگر میری زندگی میں قرآن ختم نہ ہوا تو بعد ازاں میاں صاحب سے پڑھ لینا۔"

(الفضل جلد 18 نمبر 106)

حضرت غلام حسین صاحبؓ کا حلفیہ بیان

" خاکسار کو رؤیا میں دکھایا گیا کہ چاند آسمان سے ٹوٹ کر حضرت ام المومنینؓ کی جھولی میں آپڑا ہے۔ پھر دوسری رؤیا میں دکھایا گیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ بعد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ہوں گے۔ ان کی نصرت ہو گی اور ان پر وحی بھی نازل ہو گی۔ یہ

دونوں خوابیں میں نے لکھ کر حضرت خلیفہ اولؓ کے حضور بھیج دیں۔ آپ نے جواب میں لکھا کہ " آپ کی خوابیں مبارک ہیں"۔ پھر جب میں قادیان جلسہ سالانہ پر گیا تو علیحدگی میں بندہ نے روبرو میاں عبد الحئی صاحب مرحوم حضرت خلیفہ اولؓ سے عرض کیا کہ یا حضرت! جو خوابیں میں نے آپ کو تحریر کی تھی ان سے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضور کے بعد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ہوں گے۔ حضرت خلیفہ اولؓ اور میاں عبد الحی صاحب مرحوم چارپائی پر بیٹھے تھے اور میں نیچے پیڑھی پر بیٹھا تھا۔ حضور نے جھک کر مجھ کو فرمایا" اس لئے تو اس کی ابھی سے مخالفت شروع ہوگئی ہے۔" پھر میں نے عرض کیا یا حضرت! سچے کا نشان بھی یہی ہوتا ہے کہ اس کی مخالفت ہو آپ نے فرمایا" ہاں سچے کا یہی نشان ہوتا ہے۔"

(الفضل یکم فروری 1938ء)

آخری وصیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات کے بعد میرا منشاء نہیں تھا کہ میں عورتوں میں درس دیا کروں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ بہت ہی بڑی ہمت کا کام ہے کہ ایسے عظیم الشان والد کی وفات کے تیسرے روز ہی امۃ الحی نے مجھے رقعہ لکھا۔ اس وقت میری ان سے شادی نہیں ہوئی تھی کہ مولوی صاحب مرحوم ہمیشہ عورتوں میں قرآن کریم کا درس دیا کرتے تھے۔ اب آپ کو خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ مولوی صاحب نے اپنی آخری ساعت میں مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میرے مرنے کے بعد میاں سے کہہ دینا کہ وہ عورتوں میں درس دیا کریں۔ اس لئے میں اپنے والد کی وصیت آپ تک پہنچاتی ہوں۔ وہ کام جو میرے والد صاحب کرتے تھے اب آپ اس کو جاری رکھیں"۔ (الفضل جلد 12 نمبر 68)

تیس سال بعد موعود کا ظہور

مکرم ماسٹر نواب الدین صاحب مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے قرآن کریم کا درس باقاعدگی کے ساتھ نوٹ کیا کرتے تھے۔ آپ تحریر کرتے ہیں:

" حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے یکم دسمبر 1912ء کو بعد نماز عصر سورہ اعراف کی آیت (ولقد اخذنا ال فرعون بالسنین) کا درس دیتے ہوئے فرمایا:

آج سے تیس سال بعد مظہر قدرت ثانیہ ظاہر ہوگا۔" نوٹ عجیب بات ہے کہ ان بیان فرمودہ الفاظ کے عین تیس سال بعد یعنی 1944ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے موعود خلیفہ، مصلح موعود اور پسر موعود ہونے کا اعلان کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا اظہار خوشنودی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" جب حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد میں نے" صادقوں کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے" کے نام ایک کتاب لکھی تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے مولوی محمد علی صاحب کو کہا کہ مولوی صاحب مسیح موعودؑ کی وفات پر مخالفین نے جو اعتراض کئے ہیں ان کے جواب میں تم نے بھی لکھا ہے اور میں نے بھی مگر میاں ہم دونوں سے بڑھ گیا ہے۔ پھر یہی کتاب حضرت مولوی صاحب نے بذریعہ رجسٹری مولوی محمد حسین بٹالوی کو بھیجی۔ وہ کیوں؟ محمد حسین نے کہا تھا کہ مرزا صاحب کی اولاد اچھی نہیں ہے۔ اس لئے یہ کتاب بھیج کر حضرت مولوی صاحب نے ان کو لکھوایا کہ حضرت مرزا صاحب کی اولاد میں سے ایک نے تو یہ کتاب لکھی ہے جو میں تمہاری طرف بھیجتا ہوں۔ تمہاری اولاد میں سے کسی نے کوئی کتاب لکھی ہو تو مجھے بھیج دو۔" (عرفان الٰہی صفحہ 95)

حج بیت اللہ کے لئے روانگی

حضرت صاحبزادہ صاحب حج کی سعادت حاصل کرنے کے لئے 26 ستمبر 1912ء کو روانہ ہونے والے تھے۔ چنانچہ 25 ستمبر کو قادیان میں ایک الوداعی تقریب منعقد کی گئی۔ اس تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ بھی تشریف لائے۔ یہ پروگرام تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا اس میں بزرگوں نے تقاریر کیں دو طالب علموں نے نظمیں بھی پڑھیں۔

حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر نے اپنی تقریر میں فرمایا:
حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ایام علالت میں ایک دن میں نے گھبرا کر بہت دعا کی تو میں نے خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح کو دیکھا کہ میاں صاحب بشیر الدین محمود احمد کو پکڑے ہوئے ہیں اور فرماتے ہیں "پہلے بھی اول تھے اب بھی اول ہیں" اس تقریب میں صاحبزادہ صاحب نے بھی تقریر کی جس میں مسلمانوں کی حالت زار کا ذکر کیا اور دعاؤں کی تحریک کی۔اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے مختصر خطاب فرمایا۔جس میں آپ نے فرمایا"آجکل مسلمانوں نے خدا کو چھوڑا ہوا ہے ان میں اصلاح نہیں۔خدا نے بھی ان کو چھوڑ دیا ہے۔اس جلسہ کا مدعا اصل یہ ہے کہ دعا بہت کی جائے۔"اس کے بعد سب نے دعا کی۔

حج بیت اللہ سے واپسی پر استقبال

حضرت صاحبزادہ صاحب حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد فروری 1913 کو بروز سوموار قادیان دارالامان پہنچے تو دیار مسیح کا خورد و کلاں پیار و محبت کے جذبہ سے سرشار آپ کے استقبال کے لئے جمع تھا۔اور دیار مسیح کی ساری سڑکیں بھری ہوئی تھیں۔شہر کے باہر ڈھاک کے درختوں سے متصل حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور نواب محمد علی خان صاحبؓ تشریف فرما تھے۔جب حضرت صاحبزادہ صاب وہاں پہنچے تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے آپ نے مصافحہ اور معانقہ کیا۔

آپ کے اعزاز میں پارٹی

14 فروری 1913 کو احمدیہ اسکول کے طلباء نے حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد کی بخیروعافیت حج سے واپس تشریف آوری کی خوشی میں ایک ٹی پارٹی دی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول بھی تشریف لائے۔چند نظموں کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک مختصر تقریر فرمائی جس میں فرمایا کہ "بعض اشخاص نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ ہم کو میاں صاحب کے تشریف لانے کی خوشی میں کیا کرنا چاہئے اور ہم آپ سے اسلئے دریافت کرتے ہیں کہ حضور جو کچھ بھی تجویز فرمائینگے وہ بہت ہی اعلیٰ و افضل ہو گا۔اس سوال کے جواب میں حضورنے فرمایا کہ "تمام لوگ نماز ظہر کے بعد صلوٰۃ الحاجۃ پڑھیں اور میاں صاحب کے لئے دعافرمائی"۔چنانچہ نماز ظہر کے بعد لوگ مسجد نور میں چلے گئے۔جہاں صلوٰۃ الحاجۃ پڑھی اور میاں صاحب کے لئے دعا کی۔

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (البقرہ:255)

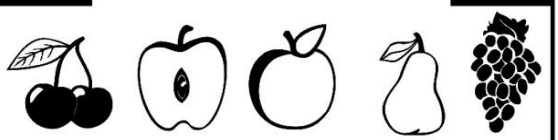

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

NUSRAT

Cell :9902222345
9448333381

MOTORS RE-WINDING

Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding,
Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.

HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

Love For All Hatred For None

Sk.Zahed Ahmad
Proprietor

M/S

M.F. ALUMINIUM

Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

Taher Ahmed siddiqui Cell : 8019648423
Mujeeb ur Rehman 9391118181

Love For All Hatred For None

A.A. TRADERS

General Items, Tailoring Material,
Sports Items, Birthday Items Etc.

Shop No. : 17-2-595/5, Madannapet Mandi,
Sayeedabad, Hyderabad - 500059. (T.S.)

عشق رسول عربی ﷺ اور سیدنا المصلح موعودؓ نظم و نثر کی روشنی میں

تحریر :مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد(مرحوم)

ہمارے محبوب امام سیدنا المصلح موعود رضی اللہ عنہ دور حاضر کے عظیم ترین روحانی پیشوا ، مصلحین اُمّت کی گوناگوں صفات کے مرقع اور ''فخر رسل'' کے آسمانی لقب کے حامی تھے۔حسن میں سیدنا یوسف علیہ السلام کے مثیل ،خلافت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بروز ،کمالات شعری میں حضرت حسّان بن ثابت کے مظہر اور عشق رسول میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃوالسلام کی مجسّم تصویر!

حضور انور کی خدانما زندگی کے اگر چہ ہزار ہا پہلو ہیں اور ہر پہلو اپنے اندر ایک خاص شان رکھتا ہے اور آپ کی ذات میں ایک منفرد اور ممتاز حیثیت سے جلوہ گر ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے عاشقانہ تعلق کے بعد آپ کو اوّلین و آخرین میں سے جس وجود مقدس ومطہر کے ساتھ سب سے زیادہ محبت وعقیدت تھی اور جس کی یاد میں آپ کی روح ہر وقت گداز رہتی اور حمد کے ترانے گاتی تھی وہ سید الاوّلین وآخرین فخردو عالَم فخرکائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ (فداہ ابی و امّی روحی وجنانی)تھے۔جس کا کسی قدر اندازہ آپ کے شعری کلام سے بھی ہوسکتاہے۔چنانچہ زیر نظر مضمون میں حضور کی منظومات میں سے ایک مختصر سا انتخاب ہدیہ قارئین کیا جاتاہے۔

1۔عنفوانِ شباب کے آغاز سے حُبِّ محمدؐ کے ترانے

سیّدنا المصلح موعود رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک صرف اٹھارہ برس تھی کہ آپ نے اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں اشعار کہنے شروع کردیئے جس سے قطعی رسول کا بے پناہ جذبہ ابتداہی سے آپ کی فطرت کو ودیعت کیا گیا تھااور آپ کی روح مصطفویؐ سے ایک خاص نسبت وتعلق تھا۔چنانچہ آپ نے 1907ءمیں فرمایا:

محمدؐ میرے تن میں مثل جاں ہے
یہ ہے مشہور جاں ہے تو جہاں ہے
وہ ہم کہ فکرمیں دیں کے ہمیں قرار نہیں
وہ تم کہ دین محمدؐ سے کچھ بھی پیار نہیں
کروڑ جاں ہو تو کردوں فدا محمدؐ پر
کہ اس کے لطف وعنایات کا شمار نہیں

2۔انیس سال کی عمر میں نعتِ رسولؐ

1908ءمیں جبکہ حضور کی عمر انیس سال کی تھی آپ نے آنحضرت ﷺ کی شان مبارک میں پر کیف نعت لکھی جس کے چند اشعار یہ تھے۔

محمدؐ پر ہماری جاں فداہے
کہ وہ کُوئے صنم کا رہنماہے
مرا دل اس نے روشن کردیا ہے
اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے
مرا ہر ذرہ ہو قربان احمد
مرے دل کایہی ایک مدعاہے
اسی کے عشق میں نکلے مری جاں
کہ یاد یار میں بھی اک مزا ہے
مجھے اس بات پر ہے فخر محمود
مرا معشوق محبوب خداہے

3۔دین مصطفٰے کے لئے درد

اسی زمانہ میں ایک اور نظم میں دین محمدؐ کے لئے اپنی بے قراری اور اضطراب کایوں نقشہ کھینچاہے۔

کچھ اپنے تن کا فکر ہے نہ مجھ کو جان کا
دینِ محمدؐی کے لئے مر رہا ہوں میں
بیمار روح کے لئے خاک شفا ہوں میں
ہاں کیوں نہ ہو خاک درِ مصطفٰے ہوں میں
محمدؐ عربی کی ہو آل میں برکت
ہو اس کے حسن میں برکت جمال میں برکت
ہو اس کی قدر میں برکت کمال میں برکت
ہو اس کی شان میں برکت جلال میں برکت

۵۔جلوہ محمدیؐ کا پر کیف منظر

علم وعرفان کی سیر روحانی میں اور آگے بڑھے تو جلوہ محمدی کا ایک نیارنگ نظر آیا۔چنانچہ عالم کیف میں دنیا کو للکارا

مرے پکڑنے پہ قدرت تجھے کہاں صیاد
کہ باغ حسنِ محمدؐ کی عندلیب ہوں میں

اور رسول کائنات سے لقاءالٰہی کے لئے درخواست کی

یا محمدؐ دلبرم از عاشقانِ روئے تُست
مجھ کو بھی اس سے ملا دے ہاں ملا دے آج تو

شروع ۱۹۴۴ءمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصلح موعود کے منصب کا انکشاف ہوا تو اس عاشق رسولؐ کے اندر ایک تغیر عظیم برپا ہوگیااور یادرسولؐ میں بلبل کے نغموں کا رنگ ہی بدل گیا۔چنانچہ حضورؓ نے دعویٰ مصلح موعود کے دو ماہ بعد ایک پر معارف نظم لکھی جس میں والہانہ انداز میں اپنی اس تمنائے دل کا واضح لفظوں میں اظہار فرمایاکہ

شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفیٰ ہو

پھر امّت مصطفٰے کے لئے دست بہ دعا ہوئے۔

سید الانبیاء کی امّت کو
جو ہوں غازی بھی،وہ نمازی بخش

6۔فیضان مصطفوی کی منادی

پھر حضورؓ کے فیضان اور قوت قدسی اور تاثیر روحانی کا یہ ولولہ انگیز اعلان فرمایا۔

کم تنفع الثقلین تعلیماتہ
قد خص دین محمد بعمومھا
ظھرت ھدایت ربنا بقدومہ
زالت ظلام الدّھر عند قدومھا
جاء بتریاق مزیل سقامنا
غابت غوایتنا بکل سمومھا
نزلت ملائکۃ السماء لنصرہ
قد فاقت الارض سمی بظلومھا
رفعت بیوت المومنین رفاعۃ
خسف البلاد بفرسھا وبرومھا
منح العلوم صغیرھا وکبیرھا
صبّت سماء العلم ماء غیومھا
فاست ضفوف الکوثر شو قالہ
وعدت الیہ الجنۃ بکرومھا

7۔آنحضرتؐ کی عالمگیر حکومت کے قیام کے لئے دعا

۱۹۴۷ءکے انقلاب میں قادیان سے ہجرت کر کے ارضِ پاکستان میں رونق افروز ہوئے تو سب سے پہلا کام یہ کیا کہ رسول خدا کی عالم گیر روحانی حکومت کے قیام کی خاطر ربوہ کے نام سے ایک نئی بستی کی بنیاد رکھی اور اپنے مولا حقیقی سے دعا کی،

آپ آکے محمدؐ کی عمارت کو بنائیں
ہم کفر کے آثار کو دنیا سے مٹائیں

8۔بارگاہِ نبوی میں التجا

احمدیت کے مرکز جدید کی تعمیر کا نیا دور شروع ہوا تو ایک طرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں نذرانہ عقیدت لے کر التجا کی

اے شاہِ معالی آ بھی جا
اے ضوء لالی آ بھی جا
اے روحِ جمالی آ بھی جا
تو میرے دل میں۔دل تجھ میں
قصدی ومنالی آ بھی جا
دشمن نے گھیرا ہے مجھ کو
صبری وبسالی آ بھی جا

سب کام مرے تجھ بن اے جاں
ہیں لطف سے خالی آ بھی جا

دوسری طرف اہل عالم کو پر شوکت الفاظ میں توجہ دلائی

آسمانی بادشاہت کی خبر احمدؐ کو ہے
کس کی ملکیت ہے خاتم یہ نگیں سے پوچھیے
کس قدر صدمے اُٹھائے ہیں ہمارے واسطے
قلب پاک رحمتہ للعالمینؐ سے پوچھیے

اس سوز وگداز کے عالم میں یہ انکشافِ حقیقت بھی فرمایا،

عشقِ خدا کی مَے سے بھر اجام لائے ہیں
ہم مصطفٰے کے ہاتھ پر اسلام لائے ہیں

نیز سیدنا حضرت محمد ؐعربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان نبوت ورسالت کا اظہار بایں الفاظ فرمایا،

فرش سے جاکر لیا دم عرش پر
مصطفٰے ؐکی سیرِ روحانی تو دیکھ

9۔دعائیہ اشعار میں جماعت کووصیت

بالآخر حضورؓ نے جب اپنی نگاہِ بصیرت سے اپنی واپسی کا زمانہ قریب سے قریب تر آتا محسوس کیا اور بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کی مبارک ساعتیں نزدیک دکھائی دینے لگیں تو اپنی جماعت کو دعائیہ اشعار میں وصیت فرمائی،

حاکم رہے دلوں پہ شریعت خدا کرے
حاصل ہو مصطفٰے ؐکی رفاقت خدا کرے
پھیلاؤسب جہان میں قولِ رسول ؐکو
حاصل ہو شرق وغرب میں سطوت خدا کرے
بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نورِ نبوت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے
تم ہو خدا کے ساتھ ،خدا ہو تمہارے ساتھ
ہُوں تم سے ایسے وقت میں رخصت خدا کرے
اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

10۔نثر میں عشقِ رسول ؐکی جھلکیاں

یہ تو سیدنا المصلح موعود رضی اللہ عنہ کے شعری کلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق ومحبت کے چند نمونے پیش کئے گئے ہیں۔جہاں تک حضور ؐکی مقدس تحریر ات اور پاکیزہ ملفوظات کا تعلق ہے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام بلند ،شانِ ارفع اور فیوضِ روحانیہ کا تذکرہ بڑی کثرت سے ملتاہے جو بلامبالغہ ہزاروں صفحات پر محیط ہے۔اور الفضل کے پچاس سالہ فائل اس پر شاہد ناطق ہیں۔علاوہ ازیں آپ کی متعدد مطبوعہ تصانیف وتقاریر مثلاًسیرۃالنبیؐ،دنیا کا محسن،اسوۂ کامل،دیباچہ تفسیر القرآن ،سیر روحانی ،سیرۃ خیر الرسل،تو تذکار نبوی کے لئے ہی مخصوص ہیں جن کی سطر سطر سے عشق رسالت کے چشمے پھوٹتے ہیں۔مگر اس وقت حضور کی دلآویز ،روح پرور،ایمان افروز او روجد آفرین تحریرات میں سے بطور مثال صرف ایک شہ پارہ پیش کرتا ہوں جس سے عصر حاضر کے اس بے نظیر عاشق رسول ؐکے مقام عشق و محبت کی ایک جھلک ہمارے سامنے آتی ہے۔

سیدنا المصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد مبارک کے سالِ اول کے اختتام پر ایک کتاب ”حقیقتہ النبوۃ“تالیف فرمائی جس کے صفحہ 185پر تحریر فرمایا:

”نادان انسان ہم پر الزام لگاتاہے کہ مسیح موعود کو نبی مان کر گویا ہم آنحضرت ﷺ کی ہتک کرتے ہیں۔اسے کسی کے دل کا حال کیا معلوم۔اسے اس محبت اور پیار اور عشق کا علم کس طرح ہو جو میر ے دل کے ہر گوشہ میں محمد رسول اللہ ؐ کے لئے ہے۔وہ کیا جانے کہ محمد رسول اللہ ؐ کی محبت میر ے اندر کس طرح سرایت کرگئی ہے۔وہ میری جان ہے،میرا دل

ہے،میری مرادہے،میرا مطلوب ہے۔اس کی غلامی میرے لئے عزت کا باعث ہے اور اس کی کفش برداری مجھے تختِ شاہی سے بڑھ کر معلوم دیتی ہے۔اس کے گھر کی جاروب کشی کے مقابلہ میں بادشاہت ہفت اقلیم ہیچ ہے۔وہ خدا تعالیٰ کا پیارا ہے۔پھر میں کیوں اس سے پیار نہ کروں۔وہ اللہ تعالیٰ کا پیارا ہے۔پھر میں کیوں اس سے محبت نہ کروں۔وہ خداتعالیٰ کا محبوب ہے پھر میں کیوں اس سے محبت نہ کروں۔وہ خداتعالیٰ کا مقرب ہے۔پھر میں کیوں اس کا قرب تلاش نہ کروں۔

میرا حال مسیح موعودؑ کے اس شعر کے مطابق ہے کہ

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

اور یہی محبت توہے جو مجھے اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ بابِ نبوت کے بکلی بند ہونے کے عقیدہ کو جہاں تک ہوسکے باطل کروں کہ اس میں آنحضرت ﷺ کی ہتک ہے۔"

اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید ۔

(بشکریہ رسالہ' الفرقان 'فضلِ عمر نمبر 1965ء)

EXIDE
MUJEEB AHMED
Prop.
LOVE
FOR ALL
HATRED
FOR NONE
EXIDE Loves Cars & Bikes
Dealers in : EXIDE BATTERIES & INVERTERS
M.S. AUTO SERVICE

M.S. AUTO SERVICE
3-4-23/4, Bharath Building,
Railway Station Road, Kacheguda,
Hyderabad - 500027. (T.S.)
Cell : 9440996396,9866531100.
KOHINOOR PRESS
INDIA MOVES ON EXIDE

10 Years
Quality Service
Est. 1992
Study Abroad

Study Abroad
10 Offices Across India

All Services Free of Cost

سٹڈی ابراڈ

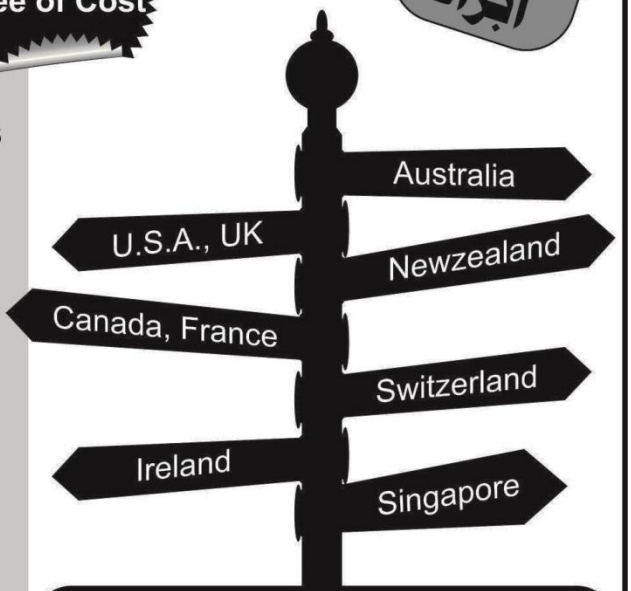

Prosper Overseas
Is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universitites / Colleges in 9 Countries since last 10 years

Achievements
* NAFSA Member Association, USA.
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100% success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD : Naved Saigal

Website : www.prosperoverseas.com

e-mail : info@prosperoverseas.com

National helpline : 9885560884

Corporate Office
Prosper Education Pvt. Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands,Ameerpet,
Hyderabad - 500016, Andhra Pradesh, Phone : +91 40 49108888

حضرت مصلح موعودؓ کی کچھ یادیں کچھ باتیں

(تحریر: محترمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ)

ربوہ کے کچے مکانوں کی بات ہے۔میں نے ابا جان کو سکول سے آکر کہا جب ہماری کلاس صحن میں ہوتی ہے (سردیوں میں)تو چند اینٹیں ہوتی ہیں۔جو لڑکیاں جلدی جلدی لے کر اس پر بیٹھ جاتی ہیں باقی لڑکیاں اکڑوں بیٹھتی ہیں۔میں تو نہیں بیٹھ سکتی مجھے تکلیف ہوتی ہے۔کہنے لگے زمین پر بیٹھ جایا کرو۔اکڑوں نہیں بیٹھنا۔لڑکیوں کے لئے مضر ہوتا ہے۔

(ربوہ) کچے مکانوں میں آٹھویں میں تھی تو دینیا ت کی کلاس میں استانی میمونہ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا رہی تھیں۔جب لفظ نطفہ آیاتو انہوں نے یہی لفظ ترجمہ میں بھی بولا۔میں نے پوچھا اسکے کیا معنی ہیں؟ کہنے لگیں جب بڑی ہوجاؤگی تو خود ہی معلوم ہوجائے گا۔ہم دو تین لڑکیوں کے سوا باقی سب بڑی تھیں۔سب مسکرانے لگیں۔میں نے ان سے پوچھا کسی نے جواب نہیں دیا۔بہر حال بچپن میں تجسس تو ہوتاہے۔گھر آکر امی سے پوچھا۔امی خاموش۔میں آپا چھیرو(امۃ النصیر) کے پاس گئی امی کے کچن میں کچھ کررہی تھیں۔میں نے ان سے پوچھاتو کہنے لگیں تم ہر بات ابا جان سے پوچھتی ہوجا کرپوچھ لو۔میں چل پڑی۔انہوں نے بڑی آوازیں دیں میں نے جواب دیا میں اباجان سے ہی پوچھوں گی۔اباجان اورہمارے گھر کی دیوار ایک تھی۔میں گئی تو اباجا ن اکیلے برآمدہ میں قرآن مجید ٹہل ٹہل کر پڑھ رہے تھے۔میں ستون کے ساتھ خاموش کھڑی ہوگی۔سمجھ گئے کوئی بات ہے۔مجھ سے پوچھا کیا بات ہے۔میں نے کہا قرآن پڑھاتے ہوئے لفظ نطفہ کا مطلب استانی جی نے نہیں بتایااور یہ بات کی ہے امی سے اورسب سے پوچھا کسی نے جواب نہیں دیا۔بہت نارمل انداز میں مجھے کہا ایک بہت باریک کیڑا ہوتا ہے جس سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔میں بھی مطمئن ہوکرواپس آگئی اور خوشی سے سب کوبتایا کہ مجھے نطفہ کا مطلب پتا چل گیا۔

ربوہ کے کچے مکانو ں میں ہی ابا جان نے عربی کہانیوں کی کتابیں منگائیں۔ایک دن مجھے کہنے لگے کہ آؤتمہیں عربی پڑھاؤں۔پتلی پتلی کتابیں تھیں ایک ایک کہانی کی۔مجھے ایک کتاب لفظی ترجمہ کے ساتھ پڑھائی۔میں نے کہا مجھے آگئی۔اب دوسری پڑھائیں۔کہنے لگے کل جب تم مجھے یہ سنادوگی تواگلی پڑھاؤں گا۔اس وقت ذہن بہت تیز تھا۔اگلے دن پوری کتاب میں نے ترجمہ کے ساتھ پڑھ کرسنادی۔ابا جان نے اگلی کتاب پڑھائی۔اسی طرح یہ سلسلہ کئی دن تک چلتا رہا۔پھر ابا جان کی مصروفیت کی وجہ سے بند ہوگیا۔

میں کچھ کھاتی نہیں تھی۔ناشتہ تو بالکل نہیں کرتی تھی۔گرمیوں میں چوبیس گھنٹوں میں سکول سے آکر دوچھوٹی ککڑیاں یا ایک بڑی ککڑی کھاتی تھی۔امی نے ابا جان کو کہا۔ابا جان نے مجھے کہا کہ جب مجھے یہ پتاچلے گا کہ تم نے کھانا کھالیا ہے تب تمہیں ککڑی کھانے کو ملے گی (مجھے ککڑیاں بے حد پسند تھیں)مجبوراًمیں نے دوپہر کا کھاناشروع کردیا۔

میں کسی قسم کا شربت وغیرہ نہیں پیتی تھی۔ایک دفعہ ساؤتھ افریقہ سے کوئی شخص ابا جان کے لئےاورینج سکاش لایاجس میں موٹی موٹی اورینج کی تریاں بھی تھیں۔ابا جان نے مجھے زبردستی پلایا۔مجھے بے حد پسند آیا۔ابا جان نے مجھے دے دیا۔اس کے بعد جب بھی وہ آتاتھامجھے دے دیتے۔بعض لوگوں کو ناگوار گزرا کہ یہ آپ صرف متین کو دیتے ہیں۔

کہنے لگے تم لوگ سب کچھ پی لیتے ہواور وہ کوئی چیزیں نہیں پیتی اسلئے اسے دیتاہوں ۔

ایک بار کچے مکانوں میں تحریک جدید کے چندہ ادا کرنے اورکم کرنے یا نہ کرنے والوں کی فہرست آئی۔اس میں امی کے نام کے آگے لکھا تھاکہ چندہ پورانہیں ادا ہوا۔ابا جان نے دیکھاکہ چندے کا وعدہ بہت زیادہ تھا۔امی پر بہت ناراض ہوئے۔کہنے لگے میں تمیں اتنی رقم ماہوار دیتاہوں اتنی رقم کھانے کی مد میں ۔اتنی نوکر کی تنخواہ ،اتنی روشنی ،جمعدار ،ماشکی ،دھوبی دودھ کی مد میں اور تمہارااتنا جیب خرچ ہے کہ اگر کل رقم ملا کر سال کا خرچ جمع کر لواس سے بھی زیادہ تم نے چندہ لکھوایا ہے۔اسلئے میں نے تمہارے چندہ کے اوپر لکیر ڈال دی ہے۔اب تحریک جدید کو لکھوکہ تمہارا چندہ اتنا کیا جائے اورآئندہ اپنے جیب خرچ کے حساب سے چندہ لکھوانا کیونکہ باقی مدیں تواپنی چیزوں پر خرچ ہوجاتی ہیں ۔

قادیان میں مَیں بہت چھوٹی تھی کہ کسی کو باتیں کرتامیں نے سنا کہ ہماری ایک بہن نے میچنگ ڈوپٹہ نہ ہونے کی وجہ سے کسی اپنوں میں سے ہی انکا ملتاہواڈوپٹہ اوڑھ لیا۔جس پر ابا جان نے ناراضگی کا اظہار کیا۔اس وقت اتنا بچپن تھاکہ میں حیران ہوئی بلکہ بعد میں جب اس بات کا خیال آتاتھاتوحیران ہوتی تھی۔جب ذرا سی بڑی ہوئی پارٹیشن کے بعد (پوری سمجھداری کی عمر بھی نہیں تھی)توخیال آیا کہ یہ قناعت کی طرف اشار ہ ہے۔جب ذرا اور بڑی ہوئی تو پوری طرح یہ بات دل میں گڑھ گی کہ یہ یقینی قناعت کی طرف اشارہ ہے۔اسلئے امی بھی اگر کہتی تھیں کہ تمہارے اس جوڑے کے ساتھ میر ا فلاں سویٹر ملتاہے پہن لو میں یہی جواب دیتی تھی کہ نہیں جو آپ اپنی استعمال شدہ چیز یا نئی،مستقل اپنے ہاتھ سے دیں گی وہ لوں ورنہ پہننے کے لئے نہیں۔ ابا جان کو مہندی بہت پسند تھی۔میں نے اکثر اپنی ماؤں کے مہندی لگے ہاتھ ہی دیکھے۔اسی طرح ابا جان کو ناک چھدوانا پسند نہیں تھا۔اسلئے اپنی بیویوں کو ناک میں کچھ نہیں پہننے دیتے تھے یا اپنی پسند ناپسند کا اظہار کردیاتھاجو وہ نہیں پہنتی تھیں حالانکہ ناک میں سورخ موجود تھے۔مگر اپنی کسی بیٹی یا بہو کو منع نہیں کیا کیونکہ یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں تھا۔یہ آپس میں میاں بیوی کا مسئلہ تھا۔

اباجان ہمیشہ نظر نیچے رکھتے تھے۔لگتاتھاکہ آنکھیں آدھی بند ہیں اس میں نامناسب بات یامناسب لباس کا فوراًپتہ چل جاتاتھا۔کہتے تھے شریعت کے مطابق ہر فیشن کروگر جس چیز کی شریعت اجازت نہیں دیتی وہ نہیں کرنا۔اتنی اونچی قمیص نہ ہو کہ ستر پوشی نہ ہوسکے۔میری شادی سے پہلے بہت زیادہ لمبی قمیصوں اور بڑے بڑے پائینچوں کی شلوار وں کا رواج تھا۔میں بھی ویساہی پہنتی توکبھی منع نہیں کیابلکہ مذاق کرتے تھے کہ فلاں کی اماں لگ رہی ہو۔ہاں بڑے گلے بڑے سخت ناپسند تھے۔کہتے تھے کہ اس میں ستر پوشی نہیں ہوتی۔

ہم کبھی لاہور ،کوئٹہ یا کراچی جاتے تھے تو جیب خرچ کے علاوہ وہاں خرچ کرنے کے لئے الگ سے پیسے دیتے۔ لاہور میں دیتے توکہتے یہ لاہوری ہے۔کوئٹہ میں دیتے تو کہتے یہ کوئٹی ہے۔کراچی میں کراچی ہے کہتے۔ہم ایک دفعہ کراچی گئے توبچے کہا کہ تمہاری کراچی ہے ۔پھر پوچھا کیا لوگی۔میں ا سوقت غالباًبارہ سال کی تھی مجھے ساڑھی بہت پسند تھی۔ میں نے جواب دیا ساڑھی لیتے ہیں مجھے بہت شوق ہے کہنے لگے مجھے بھی لباس میں تنگ پاجامہ اور ساڑھی زیادہ پسند ہے بس اس بات کا خیال رکھنا کہ بلاؤز چھوٹا نہ ہو کہ پیٹ ننگاہو اور بازواتنے لمبے ضرورہوں کہ کہنیاں ڈھکی ہوئی ہوں

ربوہ مین ہم کھانے کے میز پر بیٹھےتھے ابھی اباجان کا پانی نہیں آیا تھاایک خاص حد تک ٹھنڈا صرف پی سکتے تھے اور پانی میں برف کی ڈلی تو بالکل برداشت نہیں تھی۔لڑکی ابا جان کا پانی بان رہی تھی۔میں اپنے پانی سے ایک گھونٹ لے چکی تھی۔کھانا

ابھی شروع نہیں ہوا تھا باتیں ہو رہی تھی۔ ابا جان نے میرے گلاس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ام نے بے اختیار کہا۔ "اونہہ جھوٹا "ابا جان نے ہاتھ بڑھا کر میرے سے گلاس لیا اور امی کو کہا تمہارے لئے جھوٹا ہو گا میرے لئے تبرک ہے مسیح موعود کی پوتی ہے اور یہ کہہ کر پانی پی لیا۔ ہمیں گھوڑسواری بھی امی جان نے سکھائی تھی جب سندھ جاتے تو جو اپنے اپنے گھوڑے ہوتے تھے اس پر بیٹھتے۔جب ہم گھوڑے پر بیٹھتے تو ابا جان خود گھر سے باہر آکر ہمیں سکھاتے کہ کس طرح بیٹھنا ہے۔ گھوڑے کو کس طرح دائیں یا بائیں موڑنا ہے یا سیدھا دوڑانا ہے پاؤں کس طرح رکاب میں رکھنے ہیں۔اگر گھوڑا سرکشی کرے تو رکاب میں صرف پنجے ہونے چاہئیں یا پاؤں نکال لو۔اسکے گلے میں بازوں ڈالو اور گھوڑے کی مختلف چالوں میں جسم کو کس طرح حرکت دینی ہے لمبی تفصیل ہو گئی ہے مگر سکھایا ابا جان نے ہی ہے۔گھوڑے پر سواری سے پہلے اس کی گردن پر تھپکی د و۔اس کی رانیں سہلاؤ تاکہ وہ تمیں اپنا دوست سمجھے۔عام طور پر مَیں ،جمیل اور بھائی رفیق ہوتے تھے اور ایک پہریدار پید ل ہمارے ساتھ ہوتا تھا۔ایک دن میں ناصر آباد کے باغ میں سیدھا تیز رفتاری سے گھوڑا دوڑا رہی تھی درمیان میں ایک پتلی سڑک کو کراس کر رہی تھی جس پر میں گھوڑا دوڑا رہی تھی گھوڑے نے سیدھا جاتے جاتے جب چھوٹی سڑک کے اینڈ پر تھا ایک دم پلٹا کھا یا اور اپنے تھان کی طرف جانے لگا جو باغ سے کا فی فاصلہ پر ہماری کوٹھی سے ہٹ کر تھا اسکے پلٹنے اور رفتار بے حد تیز کرتے ہی میں کچھ سمجھ گئی کہ یہ شرارت کر رہا ہے میں نے فوراً اپنے پاؤں پیچھے کھینچے اس نے ٹر ن لیتے ہی ایسی پوزیشن لے کر مجھے اچھالا کہ میں کافی اندر آم کے باغ میں جاکر گری جہاں کافی ڈھیلے وغیرہ تھے جس سے میری پسلیوں اور دیگر جگہوں پر کافی چھوٹیں آئیں۔وہاں ارد گرد باغ کا ہندو ٹھیکیدار اور اس کا عملہ تھا انہوں نے جو گھوڑے کو اکیلے تیز دوڑتے دیکھا سب کو پتہ تھا کہ کو ن کس گھوڑے پر ہوتا ہے۔شور بڑھ گیا کو ئی شخص کو ٹھی کی طرف دوڑا۔اباجان کو اطلاع دی اباجان سلیپروں میں تھے ۔اسی طرح دوڑے ۔پہریدار بھی تھے ۔آکر مجھے اٹھایا میری پسلیوں میں سخت درد تھا ایک آدمی کو حکم دیا گیا کہ اس گھوڑے کو پکڑ کر لاؤ۔جب وہ آیا تو مجھے کہا اس پر بیٹھو میں نے انکار کیا اس پر نہیں بیٹھنا،ویسے بھی میری پسلیوں میں درد ہے۔کہنے لگے اس پر ہی بیٹھنا ہے او ر ابھی بیٹھنا ہے۔ بیٹھانے سے پہلے اسے اچھی طرح سوٹیاں لگاؤ۔اگر آج تم نے اس پر سواری نہیں کی تو یہ کبھی بھی تمہیں خود پر سوار نہیں ہونے دے گا۔ہمیشہ یاد رکھو اپنی سواری کو اپنے زیر نگیں رکھو۔ اسکو اپنے پر حاوی ہونے کو موقعہ نہ دو۔سواری کے جانور کو ہمیشہ یہ احساس دلاؤ کہ اس کا مالک حاوی ہے اور اسکا تابع۔ بٹھانے سے پہلے اسکو مارو اور اسکو داڑاتے ہوئے بھی خوب مرمت کرو۔پھر خود مجھے گھوڑے پر سوار کرایا اور کہا ڈرنا بالکل نہیں اسکو اپنا تابع بنانا ہے۔اور خوب دوڑانا ہے۔ابا جان کے کہنے کے مطابق میں نے گھوڑے کو خوب دوڑایا او ر اسکی خوب مرمت کی۔کافی دیر تک مجھے گھوڑ سواری کرتے دیکھتے رہے اور جب مطمئن ہو گئے کہ اس نے گھوڑے کو اپنے تابع کر لیا ہے پھر واپس گئے۔

قصر خلافت ربوہ میں تھے۔اگر کو ئی دوست دعوت پر بلاتے تو پوچھتے کہ کس نے بلایا ہے۔اگر تسلی ہوتی تو اجازت دیتے لیکن اکیلے یا دوستوں کے ساتھ نہیں ۔گھر کی قابل اعتبار عورت ساتھ ہوتی۔بلکہ اکثر کہتے تم خود دعوت کیا کرو تاکہ کسی کے گھر جانے کی ضرورت نہ ہو۔

میں میٹرک میں تھی تو ابا جان نے کہا اگر فرسٹ ڈیوژن آیا تو مجھ سے کیا تحفہ لو گی۔میں نے جواب دیا کہ رسٹ واچ۔امی نے کہا میں دو سونے کی چوڑیاں دونگی۔جب میں نے میٹرک ہائی فرسٹ کلاس میں پاس کیا تو لاہور لے کر گئے اور انار کلی کی بہت پرانی دکان اور بڑی دکان کا نام لیا کہ میں ہمیشہ

گھڑیاں اس سے لیتاہوں ۔پھر مجھے کسی کے ساتھ بھیجا ،میں نے وہاں سے گھڑی خریدی ۔جب امی کو کہا کہ مجھے چوڑیا ں بنوادیں تو امی کہنے لگی اس وقت تو میرے پاس پیسے نہیں ۔اس پر ابا جان کہنے لگے کہ جو چیز بچے کو دے نہ سکو اس کا وعدہ نہیں کرنا چاہئے اس طرح اعتبار اٹھ جاتاہے۔پھر مجھے دوچوڑیاں مل گئیں ،غالباًاباجان نے ہی بنو اکر دی تھیں ۔

ہم بچپن سے ابا جان اوراماں جان سے سنتے تھے کہ جب پلیٹ میں کھانا کھاؤاسے پوری طرح صاف کرو۔اس طرح پلیٹ تمہیں دعادے گی ۔ابا جان کے غالباًسب بچوں کو اسی کی عادت تھی ۔پلیٹ اس قدر صاف ہوجاتی تھی گویا استعمال نہیں ہوئی۔اس کے بعد روٹی کے چھوٹے سے ٹکڑے کو چھوٹی چھوٹی مروڑیاں بنا کر پلیٹ میں ڈالتے تھے تاکہ دھل جائے۔

جنگل کے بادشاہ سے ایک ملاقات

از بلال احمد شمیم صاحب قادیان

ہمارے دل میں ایک بار یہ خواہش پید ا ہوئی کہ جنگل کے بادشاہ یعنی شیر کا انٹرویو دیا جائے ۔چنانچہ ہم نے اسکے لئےانسان کی لکھی ہوئی جغرافیہ کی ایک کتاب اٹھائی اوردیکھا کہ کہاں کہاں جنگل واقع ہیں ۔کافی غوروفکر کے بعد ہم نے اپنے ہی مالک کے ایک جنگل کا انتخاب کیا اور وہاں کے بادشاہ کے پرائیویٹ سیکریٹری یعنی خاص نویس جو ایک نوخیز لومڑی تھی سے رابطہ کیا اور مدعاکہہ ڈالا۔مس لومڑی نے پہلے تو انکار کردیا اور کہا کہ ہم انسانوں کو ملاقات کی اجازت نہیں دے سکتے ۔اگر جانور بن کر آناہے تو آجاؤ۔ہم نے عرض کیا ڈمیم صاحب ہم میں اور آپ میں اب زیادہ فرق نہیں رہ گیا۔انسان اور حیوان تقریباًایک ہی ڈگر پر گامزن ہیں ۔ہمیں اپنا ہی سمجھئے ،اس پر مس لومڑی قدرے نرم پڑگئیں اور ہمیں ملاقات کا وقت دے دیا۔ہم مقررہ تاریخ کو مقررہ وقت پر جنگل پہنچ گئے ۔جنگل کی سرحد پر شیر کے نمائندوں نے ہمارا استقبال کیا اور بادشاہ کے محل میں لے گئے ۔محل کیا تھابس ایک غار تھی۔غار کے دروازے پر ہاتھی جھول رہے تھے ۔مس لومڑی ہمیں شیر کی خدمت میں لے گئیں ۔داخل ہوتے ہی ہم نے یہ شعر پڑھا:

شیروں کو آزاد ی ہے آزادی کے پابند رہیں
جسکو چاہیں چیریں پھاڑیں کھائیں پئیں آنند رہیں

Abdul Hai 9916334734
AL-MASROOR
Electrical Work and Publicity
All Types of Function
Lighting Work
Mic Speaker System
&
Electrical Work
Hyderabad Road, Hossali Cross
Opp Parivar Gas Agency, Yadgir-585202

Love For All
Hatred For None
Mob. : 9387473243
9387473240
0495 2483119
SUBAIDA
Traders
Madura bazar, Cheruvannoor, Calicut
Dealers in Teak, Rubwood & Rose Wood Furniture
Our sister concerns : Subaida timbers, feroke - 2483119
Subaida traders, Madura Bazar, Cheruvannoor
National furniture, Thana, Kannur, 0497-2767143

یہ شعر سنتے ہی بادشاہ شیر کا سینہ پھول گیااوربڑے پر تپاک انداز میں ہمارا استقبال کرنے کے لئے اپنے راجگدی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور آگے بڑھ کر ہمیں معانقہ کا شرف بخشا جس کا ثبوت ہماری پیٹھ پر اب بھی ثبت ہے۔حال احوال پوچھنے کے بعد انٹرویو شروع ہوا۔اس سے پہلے شیر نے ہم سے کہاکہ آپ نے جو شعر پڑھا تھاوہ بڑا ہی موزوں ہے۔میں تو آپ کو انسان سمجھتاتھالیکن آپ توہماری برادری کے ہی معلوم ہوتے ہیں۔جاتے وقت یہ شعر میری سیکریٹری کو نوٹ کروادینا۔ہم اپنے لیٹر پیڈ پر slogan کے طور پر اسے لکھوائے گے۔

انٹرویو(سوال۔جواب)

سوال: شیر صا حب آپ کو جنگل کا بادشاہ کس نے بنایا ؟میراث میں آئی ہے یہ مسند۔ارشاد یا بزور بازوعنانِ حکومت سنبھالی ہے ؟

جواب:بہت خوب بئ سوال کرتے ہواورجواب بھی ساتھ ہی دیتے ہو۔میرا مطلب سمجھ گئے نا۔عقلمند کو اشارہ ہی کافی ہوتاہے۔

سوال: کیا اس بادشاہی میں آپ کا کوئی مدمقابل نہیں ہے ؟میری مراد چیتا،تیندوا وغیر ؟

جواب:اچھا سوال کیا تم نے۔تم نے سنا ہوگا’دہن سگ بہ لقمہ دوتہ بہ‘(کتے کا منہ روٹی دال کرسی دینا چاہئے)بس ہم نے بھی ایساہی کردیا۔

سوال: اسکے باوجود اگر کوئی دعویدار سر اٹھائے تو؟

جواب:بمرگش بگیر تابہ تم راضی شود (موت کی دھمکی دے تاکہ تپ پر راضی ہو جائے)

سوال: عوام کی بہبودی کے لئے آپ کیا کرتے ہیں ؟

جواب: تہی داستان قسمت راچہ سوداز رہبر کامل (بدقسمت لوگوں کو کسی سے بھی فیض نہیں پہنچ سکتا)اسلئے ان کی بھلائی کا ہم سوچتے ہی نہیں

سوال: آپ کی حکومت میں جمہوریت ہےیا آپ بھی خود کوزہ ،خود کوزہ گروگلِ گوزہ والی پالسی اپناتے ہیں ؟

جواب: بھائی تمہارے سوال میں ہی جواب بھی پنہاں رہتا ہے۔سوال کا دوسراحصہ ہی مجھ پر چسپاں ہوتا ہے۔رموز عاشقاں عاشق بدانند(ہم ہمیشہ ہی بات کو خوب سمجھتے ہیں) تمہارے انسانوں میں بھی Bedrockپالسی یہی ہے۔جمہوریت تو بس ایک دکھاوا ہے۔۔کیوں ٹھیک کہا نامیں نے

سوال: پھر بھی آپ کو ملک و قوم کی بہبودی کے کاموں میں عوام کی رائے لینی چاہئے۔کیا آپ ایساکرتے ہیں ؟

جواب:رموز مملکت خویش خسرواں (ملک کی بہتری کے راز بادشاہ ہی سمجھتے ہیں)عوام کیا خاک رائے دے گی۔(میں نے سوچا شیر تو بات بات پر فارسی ضرب المثل کا بے دریغ استعمال کررہاہے۔اپنی حالت یہ ہے کہ” زبان یارمن ترکی ،ومن ترکی نمی دانم)

سوال: آپ کی حکومت میں جانورں کی مؤنث ذات کو بھی اقتدار میں حصہ دیا جاتاہے ؟

جواب: سخن شناس نہ ای دلیرا خطا است اینجاست (اے محبوب غلطی تویہ ہے کہ تو سخن شناس نہیں)زنان پردہ نشیں مصلحت چناں دانند(پردے میں بیٹھنے والی عورتیں مصلحت کس طرح سمجھ سکتی ہیں)

سوال: آپ کو کس طرح آپ نے قابو میں رکھاہواہے؟

جواب: گرنہ بودے چوبِ تر فرمان نہ بروئے گاؤخر (اگر گیلی لکڑی نہ ہو تو گائے اور گدھا حکم نہیں مانتے)جواب آپ کو مل گیا ہوگا۔یہ جواب سن کر میں نے سوچا ،گربہ مسکین اگر پر داشتے تخم گنجشک از جہاں برواشتے یعنی اگر مسکین بلی کے پر ہوتے تو وہ دنیا سے چڑیوں کا بیج ختم کردیتی۔

سوال: آپ نے فرمایاتھاکہ آپ نے اپنے دشمنوں کو یاتو روٹی دیکر چپ کرادیایا بزورشمشیر خاموش کردیاہے۔کیا ابھی بھی کسی سے خطرہ ہے ؟

جواب: ہر بیشہ گماں مبر کہ خالی است شاید کہ پلنگ خفتہ باشد (ہر جنگل کو خالی مت سمجھوشاید اس میں چیتاسورہاہو) اسلئے میں ہمیشہ ہوشیار رہتاہوں

سوال: آپ جانوروں کو معاف کیجئے آپ کی عوام میں بہت سے برائیاں پائی جاتی ہیں انہیں دورکرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے ؟

جواب: اول یہ کہ محتسب رادروں خانہ چہ کار(کسی کو دوسرے کے معاملات میں دخل دینے کا حق حاصل نہیں)دوم یہ کہ ہر عیب کہ سلطان بہ پسندد ہنر است (حاکم بری بات بھی پسند کرے تو اسی کی تقلید کرتے ہیں)

سوال: اپنی بادشاہی کو برقرار رکھنے کے لئے آپ کیا طرز عمل اختیار کرتے ہیں ؟

جواب: ہر کہ شمشیر زندسکہ بنا مشق خوانند (جس کے ہاتھ میں تلوار ہوتی ہے اسی کا سکہ چلتاہے)یہ کہاوت تو سنی ہوئی ہے تمہاوے لئے بس یہی کافی ہے۔

سوال: آپ کی لیاقت ،قابلیت ،صلاحیت یا بادشاہی کے دعوے پر کوئی شک کرے تو کیا کریں گے ؟

جواب: ہرکہ شک آرد کافر کرود(جو شک کرے وہ کافر ،اسے جنگل بد ر کردیتے ہیں)

سوال: جب آپ شکم پروری کے لئے کسی جانورکو تہہ دنداں کرتے ہیں توآپ کے ساتھی بھی اگرشامل ہو جائیں تو برانہیں لگتا؟

جواب: کھاتے وقت تویہی کہہ سکتے ہیں :گوشتِ خر دندانِ سگ۔

سوال: کیا آپ کے علاقے میں کوئی دوسراشیر بھی ہے؟

جواب: دوبادشاہدراقلیمے نہ گنجد۔

سوال: آپ کا کیا مذہب ہے؟

جواب: بادشاہوں کا مذہب نہیں ہوتا۔بس یہی مذہب ہے ہمارا۔مسلماں اللہ اللہ بابر ہمن رام رام یعنی صلح کل انٹرویوختم ہو اور ہم نے بادشاہ شیر کا شکریہ اداکیا اور اجازت حاصل کی۔مس لومڑی کا بھی شکریہ اداکیااور واپس چلے آئے۔جاتے جاتے ہم نے بادشاہ کو ایک اور شعر سنایا۔

انسان بھی کچھ شیر ہیں باقی بھیڑوں کی آبادی ہے
بھیڑیں سب پابند ہیں لیکن شیروں کو آزادی ہے

بادشاہ شیر نے اس شعر کو بھی نوٹ کروانے کو کہا اور سیکریٹری کو ہدایت کی کہ نئے سال کے جنگل کیلنڈر پر یہ شعر لکھا جائے اور انسانوں کو بطور تحفہ کیلنڈر بھجوائے جائیں ۔

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

”انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہوجاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کردیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتو حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔“ (کلام امام الزمان)

اُذْکُرُوْا اَمْوَاتَکُمْ بِالْخَیْرِ

ازادریس مقبول آف ہاری پاری گام کشمیر

خاکسار کےو الد صاحب مکرم ڈاکٹر محمد مقبول صاحب راتھر مورخہ18نومبر 2018ء کو عرصہ نو ماہ علالت کے بعد وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔مرحوم عرصہ چالیس سال سے ہر سال جلسہ سالانہ قادیان میں ایصال ثواب اور مرکز قادیان کی زیارت کی غرض سے شمولیت فرماتے رہے۔خلافت اور دارالامان قادیان سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔نہایت ہی منکسر المزاج صوم وصلوٰہ کے پابند تہجدگزار بزرگ تھے عرصہ چالیس سال سے ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مسجد ہاری پاری گام ترال میں اعتکاف کرنے کی سعادت نصیب پائی جماعت ہاری پاری گام میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی سیکریٹری ضیافت کے طور پر خاص کر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔جماعت میں جس عہدہ پر فائز ہوئے بڑی محنت اور لگن سے اس کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرتے رہے۔پانچ وقت پابندی سے نماز ادا کرتے تھے ہاری پاری گام کی مسجد میں اکثر اذان بھی دیا کرتے تھے۔مرحوم پیشہ سے سرکاری ملازم تھے تبلیغ کا بہت شوق تھا۔جس علاقہ میں بھی سرکار کی طرف سے ڈیوٹی لگائی جاتی اپنے مفوضہ امور کے ساتھ ساتھ اس علاقہ میں ہر کس وناکس تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا کرتے تھے۔علاقہ تبلیغ کے تعلق سے ایک ایمان افروز واقعہ کا ذکر والد صاحب مرحوم اکثر فرمایا کرتے مکرم والد صاحب مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا آپ فرمایا کرتے تھے کہ

" ایک دفعہ ایک بڑے سرکاری افسر کو جاکر تبلیغ کی اور چونکہ والد صاحب زیر تبلیغ احباب سے پھر مسلسل رابطہ رکھتے تھے دوسرے دن ان کو جاکر جماعتی کتب اور حضرت مسیح موعودؑ کی فوٹو دی اس سرکاری افسر نے اشتعال میں آکر حضرت مسیح موعودؑ کی فوٹو کی بے حرمتی کی مجھے سخت دکھ ہوااور میں نے دل ہی دل میں کہا کہ اس افسر نے حضرت مسیح موعودؑ کی فوٹو کی بے حرمتی کی اب اللہ تعالی اس کو ذلیل و رسواکرے گا۔

دوسرے دن وہ افسر آیا اور وہ بہت ہی ڈرا ہوا اور سہماہوا تھا آکر کہا کہ میں نے رات خواب میں دیکھا کہ دو بزرگ آئے دونوں بہت ہی خوبصورت تھے ان میں سے ایک بزرگ میری پیٹھ پر چڑھ گیا اور فرمایا تم نے مرزا صاحب کی فوٹو کی بے حرمتی کی ہیں خواب میں بہت ڈر گیا اور کہا کہ مجھے معاف کر دیں میں آج سے مرزا صاحب کو سچا تسلیم کرتا ہوں۔" اس طرح اس شخص نے توبہ کی اور ذلیل و رسوا ہونے سے بچ گیا۔

میرے والد صاحب کی دو شادیاں ہوئی تھیں۔ہماری بڑی والدہ سے دو بیٹے ہیں اور دوسری شادی میری والدہ مکرمہ راجہ بیگم بنت مکرم عبد الخالق صاحب شیخ کوریل سے کی تھی جن سے ہم دو بھائی اور تین بہن ہیں۔

والدصاحب کی ہمدردی اور تبلیغ کا دائرہ بہت وسیع تھا۔یہی وجہ ہے آپ کی وفات پر غیر ازاحمدی احباب بھی تعزیت کے لئے آئے۔دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔اور ہم سب بہن بھائیوں کو ان کی نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کی طرح مثالی احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

****

Prop. Mahmood Hussain
Cell : 9900130241

MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works

Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire

Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021

ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

Prop : Mohammed Yahiya Ateeq
Cell : 9886671843

ಐ ಮೊಬೈಲ್ಸ್
I MOBILES
Authorised Service centre of

LAVA
itel
INTEX
XOLO
the next level
Infinix
The future is Now!
TECNO mobile
spice

1st Floor Kallur Complex, Gandhi Chowk Yadgir - 585201.

COMPANY NAME: AQS DIGITAL PVT LTD
CONTACT: MUBARAK AHMAD
A/22, SAHEED NAGAR BHUBANESWAR INDIA-751007
PH: 0674-2540396, 2548030
MOB: 9438362671, 9337362671, 9937862671
WWW.LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM
EMAIL:INFO@LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM
WE ALSO conduct LAPTOP CHIP LEVEL TRAINING
DATA RECOVERY TRAINING

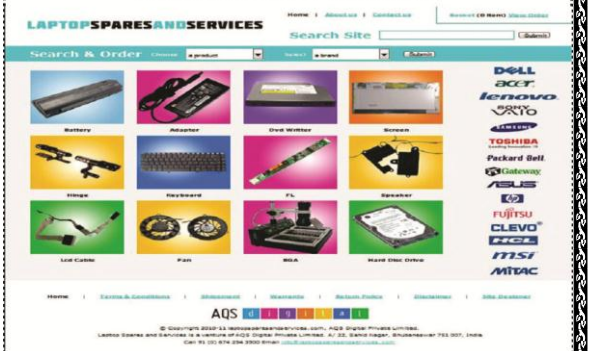

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ط إِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ○ (سورہ بنی اسرائیل، آیت 31)

Surely, thy Lord enlarges *His* provision for whom He pleases, and straitens *it for whom He pleases*. Verily, He knows *and* sees His servants full well. (Al-Qur'an 17:31)

NOORUDDIN
ELECTRIC WORKS
Specialist in :
Electrical Interior Work & Casing - Caping

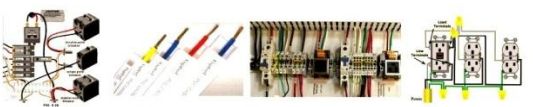

Contact for Service
and
Walk for Training
9765353734 9764299007
Opp. Passport Office, Behind Yashwant Hotel,
Pingle Vasti, Mundwa Road, Pune - 36

رپورٹ ریفرشر کلاس عہدیداران ضلع جالندھر

مؤرخہ ۰۲ فروری ۲۰۱۹ء کو مسجد بشیر میں بعد نماز مغرب و عشاء جمع ایک تربیتی اجلاس زیرِ صدارت محترم امیر صاحب ضلع جالندھر منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی محمد نور الدین صاحب نمائندہ دفتر تعلیم القرآن و وقفِ عارضی نے تقریر بعنوان ایم ٹی اے کی اہمیت و برکات پر کی۔ اس کے بعد دوسری تقریر بعنوان ''نماز کی اہمیت و برکات'' مکرم حافظ محمد اکبر صاحب نمائندہ دفتر تعلیم القرآن و وقفِ عارضی نے کی۔ اس کے بعد دعا کے ساتھ یہ اجلاس برخواست ہوا۔ مؤرخہ ۰۳ فروری کو باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ نمازِ فجر اور درس کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس سے احباب کرام کافی مستفید ہوئے۔ اس کے بعد دفتر تعلیم القرآن و وقفِ عارضی قادیان سے آئے ہوئے نمائندگان نے ضلع جالندھر کے جملہ عہدیداران جس میں مبلغین کرام، معلمین کرام، صدور صاحبان، قائدین، زعماء کرام، سیکرٹریان تعلیم القرآن کی ریفرشر کلاس کا انعقاد کیا۔ اس کے بعد کئی افراد کی تقریب آمین اور تقریب بسم اللہ بھی منعقد کی گئی۔

الحمد للہ جملہ تمام پروگرام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئے اللہ تعالیٰ ان پروگرام کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

والسلام -فاروق احمد فرید
ضلعی انچارج جالندھر پنجاب۔

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

Mubarak Ahmad
9036285316
9449214164
Feroz Ahmad
8050185504
8197649300
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
MUBARAK
TENT HOUSE & PUBLICITY

CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

Prop. Asif Mustafa
CARE SERVICING & GARAGE
CARE TRAVELLING
Servicing of all type of vehicles
(2, 3 & 4 Wheelers)
RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2
* Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint
Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and
all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

Hadrat *Mahmood Hasan Khan Sahib* (May Allāh be pleased with him), who was a teacher in Patiala, was also a Companion of the Promised Messiah (May peace be upon him) and was enlisted by the Promised Messiah (May peace be upon him) among his 313 companions.

Professor *Saud Khan Sahi*b devoted his life for the Jamā'at in 1945. He obtained B.A. honours in Persian from Aligarh University. From June 1946 to October 1949 he taught at Talimul Islām High School in Qādiān. In 1949 he taught English at Jāmi'a Ahmadiyya for a few months. In 1950, Hadrat Khalīfatul Masīh II (May Allāh be pleased with him) posted him to Ghana to render services for the Jamā'at. He was the first Vice-Principal of Ahmadiyya Secondary School Ghana. In *Tarikh-e-Ahmadiyyat*, his name is at the top of the list of eight missionaries who departed for West Africa, East Africa and Holland in 1950.

In 1958 he returned to Pakistan as per instructions of Hadrat Musleh Mau'ūd (May Allāh be pleased with him) and completed his M.A. in history from the Punjab University. In 1961 he was re-appointed to serve in Ghana where he rendered commendable services until 1968.

When the system of translation was set up at Jalsa Sālāna, he had the honour of translating Hadrat Khalīfatul Masīh III's (May Allāh shower His mercy upon him) addresses into English, and he continued to do this until the last Jalsa held in Rabwah in 1983.

After his return to Pakistan in 1968, Hadrat Khalīfatul Masīh III (May Allāh shower His mercy upon him) appointed him as lecturer in Ta'lim-ul-Islām College. In 1987, Hadrat Khalīfatul Masīh IV (May Allāh shower His mercy upon him) appointed him as a lecturer in Jāmi'a Ahmadiyya where he served for one year.

Masood Khan Dehlvi Sahib, the elder brother of *Sa'ud Khan Sahib* who also served as Editor of *Al-Fazl*, used to say that *Sa'ud Khan* was a mobile library. He had great knowledge and intellect. He was also very meek and humble. He was a devout person who was punctual in his *Tahajjud* prayer. He was a good host, had a balanced personality and firm faith in God. His devotion and zeal for service of the faith is worthy of emulation by every life-devotee. He was a very modest and hardworking scholar. He is survived by one daughter and two sons. His son *Sa'd Sa'ud Sahib* is serving as President of a Jamā'at in UK. *Sa'ud Khan Sahib* demonstrated extraordinary love and devotion to Khilāfat. May God Almighty also enable his progeny to remain attached with Khilāfat and the Jamā'at. May Allāh continue to elevate his spiritual station.

Huzoor (May Allāh be his Helper) led his funeral prayer in absentia after the Friday prayer.

Bishr (May Allāh be pleased with him). The Holy Prophet (May Allāh's Blessings be upon him) established bond of brotherhood between Hadrat *Huzaifah* (May Allāh be pleased with him) and Hadrat *'Abbad bin Bishr* (May Allāh be pleased with him). Hadrat *Abu Huzaifah* (May Allāh be pleased with him) also participated in the expedition of Hadrat *'Abdullah bin Jahsh* (May Allāh be pleased with him). This expedition is also known as the preliminary Battle of *Badr*. Huzoor (May Allāh be his Helper) gave some details of this expedition as described in *Seerat Khatam-un-Nabiyyin*.

During the battle of *Badr*, Hadrat *Abu Huzaifah* (May Allāh be pleased with him) came out to fight his father who was on the side of the nonbelievers, but the Holy Prophet (May Allāh's Blessings be upon him) stopped him from fighting his father and said let someone else fight him. His father, uncle, brother and nephew were all killed at *Badr*, but he showed great forbearance and submitted to the will of Allāh and offered gratitude for the victory Allāh had granted to the Holy Prophet (May Allah's Blessings be upon him).

Hadrat Ayesha (May Allāh be pleased with her) relates that when, at the Holy Prophet's (May Allāh's Blessings be upon him) command, the bodies of the nonbelievers who had been killed at *Badr* were being dropped into a well, there were signs of unhappiness on the face of Hadrat *Abu Huzaifah* (May Allāh be pleased with him), since his father was also among the dead. The Holy Prophet (May Allāh's Blessings be upon him) asked him whether he was displeased at what was being done to his father's body. Whereupon Hadrat *Abu Huzaifah* (May Allāh be pleased with him) answered: O Prophet of Allāh, I have no doubt with regard to Allāh and the Prophet, but my father was a kind, truthful and wise person. He had his opinions but they were based on what he thought was true, there was no ill-intention on his part. This is why I had wished that Allāh may guide him to Islām before his death, but this did not happen, and so he came to this tragic end, which saddened me. Thereupon the Holy Prophet (May Allāh's Blessings be upon him) prayed for Hadrat *Abu Huzaifah* (May Allāh be pleased with him). Hadrat *Abu Huzaifah* (May Allāh be pleased with him) participated in all the Battles alongside the Holy Prophet (May Allāh's Blessings be upon him). He was martyred at the age of fifty-three or fifty-four in Battle of *Yamama* during the Khilāfat of Hadrat *Abu Bakr* (May Allāh be pleased with him).

Huzoor (May Allāh be his Helper) then spoke about a veteran servant of the Jamā'at, Professor *Sa'ud Ahmad Khan Sahib*, who passed away on 21 January 2019. His father, Hadrat *Muhammad Hasan Ahsan Dehlvi* (May Allāh be pleased with him) was a Companion of the Promised Messiah (May peace be upon him). His paternal grandfather,

SUMMARY OF KHUTBA JUMA

Extracts from the Friday Sermon delivered by *Hadrat Khalīfa-tul-Masīh* V (May Allāh be his Helper) on 1 February 2019 at Baitul Futūh Mosque, London.

Our Imām, *Hadrat Khalīfa-tul-Masīh* V (May Allāh be his Helper) continuing with the account of the lives of those Companions of the Holy Prophet (May Allāh's Blessings be upon him) who participated in the Battle of *Badr* said: today about whom I will speak is;

Hadrat *Abu Huzaifah bin 'Utbah* (May Allāh be pleased with him):

His *Kunniyyat* was *Abu Huzaifah*. The names *Hushaim, Hashim, Qais, Hisl*, and *Miqsam* are also attributed to him. His mother was known by the title of *Umme Safwan* and her name was *Fatima bint Safwan*. Hadrat *Abu Huzaifah* (May Allāh be pleased with him) was a tall, handsome man with a beautiful countenance. He had accepted Islām before the Holy Prophet (May Allāh's Blessings be upon him) came to *Dar-e-Arqam* and was among the very early Muslims. Hadrat *Mirzā Bashir Ahmad Sahib* (May Allāh be pleased with him) writes that *Abu Huzaifah* belonged to *Banu Umayyah* and his father's name was *'Utbah bin Rabi'ah*. He was among the chiefs of the *Quraish*. He was part of the two migrations to *Abyssinia*, accompanied by his wife Hadrat *Sahlah bin Suhail* (May Allah be pleased with her).

With regard to the migration to *Abyssinia*, Hadrat *Mirzā Bashir Ahmad Sahib* (May Allāh be pleased with him) writes that when the persecution of Muslims at the hands of the *Meccans* crossed all bounds and they grew in their atrocities, the Holy Prophet (May Allāh's Blessings be upon him) ordered the Muslims to migrate to *Abyssinia*. He said that the King of *Abyssinia* was a fair and just man and would not persecute anyone. At that time there was a powerful Christian monarchy in *Abyssinia*. The king was called *Najashi*, and *Abyssinia* had commercial ties with *Arabia*. The name of the king at the time was *Ashamah* who was a fair, intelligent and powerful king. Among those who migrated to *Abyssinia* in 5 *Nabawi* at the command of the Holy Prophet (May Allāh's Blessings be upon him) were Hadrat *Uthman bin Affan* (May Allāh be pleased with him); his wife *Ruqayyah*, daughter of the Holy Prophet (May Allāh's Blessings be upon him); *Abdur Rahman bin 'Auf*: *Zubair bin Al-'Awām*; *Abu Huzaifah bin 'Utbah*; *Uthman bin Maz'un*, *Mus'ab bin 'Umair*; *Abu Salamah bin 'Abdul Asad* and His wife *Umm-e-Salamah*. Huzoor (May Allāh be his Helper) explained at length the reasons behind the migration to *Abyssinia* and how it took place.

Thereafter, when permission was granted to migrate to *Madina*, Hadrat (*Abu Huzaifah* May Allāh be pleased with him) and his freed slave Hadrat *Salim* (May Allāh be pleased with him) both migrated to *Madina*. In *Madina* they stayed with Hadrat *'Abbad bin*